ہفت روزہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوت

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۲ شمارہ نمبر ۱۲

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

رؤف الرحیم علیہ الصلوۃ والتسلیم

اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم

لب بند ہے ہیں محمدؐ کا بھی کیا نام ہے شیریں
یہ میم تو مصری کی ڈلی گھول رہا ہے
آیا ہے جو ہونٹوں پہ مرے نام محمدؐ
کتنا دلِ بیتاب کو آرام ملا ہے

خصائص نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

شانوں میں کیا بلند یہ شانِ حضورؐ ہے

چند معجزاتِ مقدس

خاتم النبیین رسولِ اکرمؐ کی حیاتِ مبارکہ کا روح پرور پہلو

تیرے آنے سے رونق آ گئی گلزارِ ہستی میں

فخرِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم

ولادت — نبوت — ہجرت — وفات

ختمِ نبوت

تحفۂ قادیانیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے نائب امیر اوّل
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہٗ کی تصنیف لطیف

○ آپ کے قلم سے مختلف اوقات میں لکھے جانے والے رسائل و مقالات کا مجموعہ ○ معلومات کا خزانہ ○ دلائل کا انبار ○ حقائق کا انکشاف ○ ایک درویش منش بزرگ کے قلم سے قادیانیوں کی ہدایت کا سامان ○ ریحانۃ الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے تیرہویں صدی میں تحفہ اثنا عشریہ تحریر فرمایا ○ اور انہیں کے وارث حضرت لدھیانوی صاحب نے پندرھویں صدی میں تحفہ قادیانیت تحریر فرمائی ○ عنوانات ملاحظہ ہوں ○ عقیدہ ختم نبوت ○ قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین ○ عدالت عظمیٰ کی خدمت میں ○ قادیانیوں کو دعوت اسلام ○ چوہدری ظفر اللہ کو دعوت اسلام ○ مرزا طاہر کے جواب میں ○ مرزا طاہر پر آخری اتمام حجت ○ دو دلچسپ مباہلے ○ قادیانی فیصلہ ○ شناخت ○ نزول عیسیٰ علیہ السلام ○ المہدی والمسیح ○ قادیانی اقرار ○ قادیانی تحریریں ○ قادیانی زلزلہ ○ مرزا قادیانی' نبوت سے مراق تک ○ قادیانی جنازہ ○ قادیانی مردہ ○ قادیانی ذبیحہ ○ قادیانی اور تعمیر مسجد ○ غدار پاکستان (ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی) ○ گالیاں کون دیتا ہے ○ قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق ○ قادیانی مسائل ○ غرض ختم نبوت' حیات عیسیٰ علیہ السلام' کذب مرزا قادیانی اور کسی بھی مسئلہ پر یہ کتاب فیصلہ کن ہے ○ انسائیکلوپیڈیا ہے ○ قادیانی' مذہب سے لے کر سیاست تک' مساجد سے عدالت تک کی کسی بھی ضرورت کے لئے اس کتاب کا آپ کے پاس ہونا ضروری ہے ○ دینی اداروں' علماء' مناظرین' وکلاء تمام حضرات کی لائبریریوں کے لئے ضروری ہے ○ صفحات ۷۲۰ ○ کاغذ عمدہ ○ کمپیوٹر کتابت ○ خوبصورت رنگین ٹائٹل ○ عمدہ اور پائیدار جلد ○ قیمت =/۱۵۰ روپے ○ جماعتی رفقاء و طلباء کے لئے رعایتی قیمت =/۱۱۰ روپے ڈاک خرچہ بذمہ دفتر ○ پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ○ مجلس کے مقامی دفاتر سے بھی طلب کریں ○

ملنے کا پتہ۔

مرکزی ناظم اعلیٰ' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

صدر دفتر' حضوری باغ روڈ' ملتان۔ پاکستان۔ فون نمبر ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

جلد ۱۲ | ۸ تا ۱۴ ربیع الاول ۱۴۱۴ھ بمطابق ۲۷ اگست تا ۲ ستمبر ۱۹۹۳ء | شمارہ ۱۱، ۱۲

اس شمارے میں

۱۔ نعت رسول مقبول ـــــــــــــ ۴
۲۔ اداریہ ـ قادیانیوں کی کھلی غنڈہ گردی ـــــــــــــ ۵
۳۔ فخر انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم ـــــــــــــ ۶
۴۔ خصائص نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ـــــــــــــ ۸
۵۔ رؤف الرحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ـــــــــــــ ۱۰
۶۔ اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ـــــــــــــ ۱۱
۷۔ تبرکات مقدس ـــــــــــــ ۱۳
۸۔ وہ رسول آخریں از بر ہمارے ہوگئے ـــــــــــــ ۱۵
۹۔ ختم نبوت ـــــــــــــ ۱۶
۱۰۔ قادیانی گروپ ـــــــــــــ ۱۸
۱۱۔ نگران وزیر اعظم کی ایم ایم قادیانی سے دوستی ـــــــــــــ ۱۹
۱۲۔ اخبار ختم نبوت ـــــــــــــ ۲۰
۱۳۔ دین اسلام کا مزاج ـــــــــــــ ۲۵

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نگران اعلیٰ
مولانا محمد یوسف لدھیانوی

معاون مدیر
مولانا منظور احمد الحسینی

سرکولیشن منیجر
محمد انور

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳۲۰۰ پاکستان
فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

چندہ اندرون ملک
سالانہ ـــــــــ ۱۵۰ روپے
ششماہی ـــــــــ ۷۵ روپے
سہ ماہی ـــــــــ ۴۵ روپے
فی پرچہ ـــــــــ ۳ روپے

چندہ بیرون ملک
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک ۴۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۲۰۳ ـ ۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن باوا ـ طابع: شاہد حسن ـ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ـ مقام اشاعت: ۱۱/۱ [illegible] لائن کراچی

سفر حجاز مقدس سے واپسی کے بعد

نعت

سید سلیمان گیلانی

دل ان کا ہے کشادہ شہان جہاں سے بھی
دست کرم فراخ ہے حد گماں سے بھی

اوصاف ان کے کر نہیں سکتا قلم رقم
حق صفت ادا نہیں ہوتا زباں سے بھی

کچھ میرا اعتراف گنہ کام آگیا
کچھ کام بن گیا مرے اشک رواں سے بھی

پیدا ہوئے سفر کے سب اسباب غیب سے
موجود جن کے پہلے نہیں تھے نشاں سے بھی

بے شک میں عمر بھر نہ حضوری میں رہ سکا
قائم ہے رابطہ "مرا ان کا" یہاں سے بھی

آتے تھے پہلے خواب کے پردے میں وہ نظر
دیکھ آیا اب تو جالیوں کے درمیاں سے بھی

دیوانہ بن کے ان کا یہ حاصل ہوا شعور
اب بے نیاز ہوں غم سود و زیاں سے بھی

محشر کا ڈر ہو کیوں کہ ہیں "میرے شفیع" آپ
نکلوں گا سرخرو ہی میں اس امتحان سے بھی

کعبے سے اک اڑان میں اقصیٰ تک آگئے
اک جست لی تو پار گئے آسماں سے بھی

مومن نہیں جو آپ کو رکھوں نہ میں عزیز
ہمشیر و ولد و بنت سے والد سے' ماں سے بھی

دے دوں گا جان ان کی محبت میں بے دریغ
رکھتا ہوں میں عزیز انہیں اپنی جاں سے بھی

اللہ کا رسولؐ ہے اللہ کے ساتھ ساتھ
شاہدؔ تشہد اس کا عیاں ہے اذاں سے بھی

شان ان کی کم نہ ہوگی لگالیں لعین زور
لندن سے تل ابیب سے بھی' قادیاں سے بھی

سلمان تجھ کو عشق کا دعوئی تو ہے مگر
مانیں گے جب ادا ہو عمل کی زباں سے بھی

ایبٹ آباد میں قادیانیوں کی کھلی غنڈہ گردی ختم نبوت کے دو نوجوانوں پر قاتلانہ حملہ

جب سے نگران حکومت نے اقتدار کی باگ ڈور سنبھالی ہے اس وقت سے قادیانی اشتعال انگیزیوں میں بے حد اضافہ ہو گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہی سمجھ میں آتی ہے کہ اسمبلیاں تڑوا کر نگران وزیر اعظم کا نام پیش کرنے والے قادیانی ہیں۔ خصوصاً "ایم ایم احمد قادیانی ان میں سرفہرست ہے۔ اونچی سطح سے لے کر نچلی سطح تک آفیسروں کے دھڑا دھڑ تبادلے کئے جا رہے ہیں۔ ان تبادلوں میں اہم اور حساس مقامات پر (مبینہ طور پر) قادیانی آفیسروں کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کہ۔

۱۔ قادیانیوں کو تبلیغ کرنے اور ارتدادی نظریات پھیلانے کی عام اجازت ہے۔

۲۔ ان کے بیوت الذکر و غیرہ فحاشی کے اڈے بنے ہوئے ہیں اور نئی نسل کو ننگی فلمیں دکھائی جا رہی ہیں۔

۳۔ تحت ہزارہ ضلع سرگودھا میں تیل چھڑک کر آگ لگانے کا واقعہ اتنا شرمناک ہے کہ جس کی جتنی مذمت کی جائے اتنی کم ہے لیکن اصل حکمران یا پس پردہ حکمرانی چونکہ قادیانیوں کی ہے اس لئے اس قبیح اور کمینہ حرکت کا نوٹس نہیں لیا گیا۔

۴۔ میرپور خاص سندھ میں مسلم قبرستان کے ایک حصہ پر قبضہ کر کے چار دیواری تعمیر کی گئی اور مسلمانوں کی غیرت کو للکارا گیا۔

۵۔ علاوہ ازیں ایبٹ آباد میں جو واقعہ رونما ہوا اس نے نگران حکومت کی غیر جانبداری کا بھانڈا عین بیچ چوراہے میں پھوڑ دیا ہے۔

ایبٹ آباد کے واقعہ کی تفصیلات یوں بتائی جاتی ہیں۔

یکم اگست ۱۹۹۳ء کو ایک گستاخ رسول قادیانی بشیر شاہ ساکن بکلہ حال ربوہ کی ضمانت کی تاریخ کے موقع پر ربوہ جھنگ اور سرگودھا سے ایبٹ آباد آتے ہوئے قادیانیوں نے مبینہ طور پر کھلی دہشت گردی کی اور فائرنگ کر کے تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد کے دو کارکنوں آصف خان اور ابرار خان کو زخمی کر دیا۔

۲۹/ جولائی کو مذکورہ قادیانی کو ایبٹ آباد میں توہین رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم توہین اصحاب رسولؐ اور توہین اہل بیت عظام پر مبنی لٹریچر تقسیم کرنے اور کھلے عام تبلیغ کرنے (جس کی انہیں قانوناً "اجازت نہیں ہے) پر ختم نبوت یوتھ فورس کے نوجوانوں نے رنگے ہاتھوں گرفتار کرایا تھا۔ قانونی مشورہ کے بعد بشیر قادیانی پر مختلف دفعات کے تحت مقدمہ بھی رجسٹر کروایا۔ یکم اگست کو اس ملعون کی درخواست ضمانت پر فیصلہ ہونا تھا۔ ای اے سی حفظ الرحمان کے فیصلہ سنانے سے قبل ضلع کچہری میں ایک ٹیوٹا ہائی ایس نمبر ایل او کے ۱۲۱۴ پر سوار چند قادیانی غنڈے آئے اور کچہری کے بیرونی دروازے نزد چوک بیچ پیر جہاں عام طور پر آمدورفت کم ہوتی ہے وہاں کارکنان ختم نبوت کی تاک میں بیٹھ گئے۔ بشیر بکلہ قادیانی کی ضمانت کا فیصلہ سننے سے پہلے ہی جب دونوں نوجوان آصف خان اور ابرار خان وہاں سے گزرے تو محبوب شاہ قادیانی اور اس کے ساتھیوں نے ان پر فائرنگ کر دی۔ حملہ میں ۳۰ بور پستول استعمال کی گئی۔ ایک گولی آصف خان کی ٹھوڑی میں لگی جس سے اس کے دو دانت ٹوٹ گئے جبکہ دوسری گولی ابرار خان کے کولہے اور ہینے کو چیرتے ہوئے نکل گئی۔ اس واقعہ سے ضلع کچہری میں بھگدڑ مچ گئی۔ مذکورہ قادیانیوں کے خلاف دفعہ ۳۲۴ کے تحت مقدمہ درج کرلیا اور ملزموں کو گرفتار کرلیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی مقامی قادیانیوں کے اشارے پر انتظامیہ نے ختم نبوت کے ان کارکنوں کے خلاف بھی مقدمہ درج کرلیا جو وہاں موجود ہی نہیں تھے۔

اس واقعہ کی اطلاع ملتے ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دو مبلغ مولانا عبدالرؤف الازہری اسلام آباد اور مولوی محمد علی صدیقی راولپنڈی فوری طور پر ایبٹ آباد پہنچے اور حالات کو کنٹرول کرنے اور مزید بگڑنے سے بچانے میں اہم کردار ادا کیا اور انتظامیہ سے مذاکرات کئے۔ اس واقعہ سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ یہ سب کچھ سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ہوا اور یہ ۲۹/ مئی ۷۴ء کے اس واقعہ سے ملتا جلتا بلکہ اس سے زیادہ اشتعال انگیز ہے جب ربوہ ریلوے اسٹیشن پر قادیانی غنڈوں نے اپنے صاحبزادے مرزا طاہر کی قیادت میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے نہتے طلباء پر حملہ کیا تھا۔ جس کے نتیجے میں ۷۴ء کی تحریک چلی اور مرزائی آئینی طور پر غیر مسلم قرار پائے۔ اب انہوں نے ہزارہ ڈویژن کے سوئے ہوئے شیروں کو جگایا ہے جو علماء کی سرزمین ہے جہاں مولانا غلام غوث ہزاروی جیسے سینکڑوں مجاہدوں نے جنم لیا۔

ہم علماء ہزارہ اور وہاں کے غیور مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس واقعہ کو معمولی واقعہ سمجھ کر نظر انداز نہ کریں۔ اس کے پس پردہ کوئی گہری سازش کارفرما ہے اور ساتھ ہی وہاں کی انتظامیہ کو بھی متنبہ کرتے ہیں کہ وہ ملزموں کو قرار واقعی سزا دے اور جن کارکنوں کے خلاف مقدمات قائم کئے گئے ہیں انہیں فوراً "واپس لیا جائے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا اور کوئی ناگفتہ بہ واقعہ پیش آیا تو اس کی ذمہ داری نہ صرف وہاں کی انتظامیہ ہوگی بلکہ ایم ایم احمد قادیانی کے درآمد اور تجویز کردہ نگران وزیر اعظم پر بھی عائد ہوں گے۔

ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد (ربوہ) ایک ہفتہ موخر کر دی گئی ہے اب ۲۱/ ۲۲ اکتوبر کو ہوگی

سید ازہر مدنی دیوبند

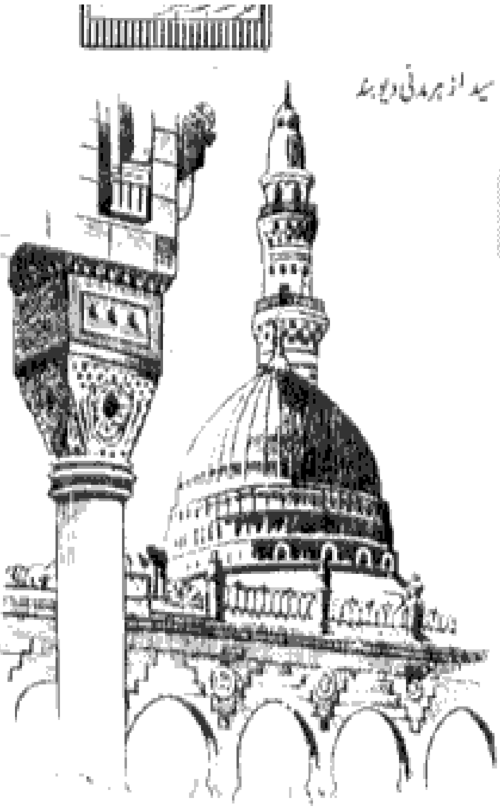

تیرے آنے سے رونق آگئی گلزار ہستی میں

فخرِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم

ولادت نبوت ہجرت وفات

جب آپؐ نے پیغام اسلام سنایا تو حضرت خدیجہؓ ابو بکرؓ زیدؓ وغیرھم کے مصفی و مجلّے

قلوب نے اپنی پیشانی مبارک کو حضور انورؐ کے قدموں میں ڈال دیا

قبل از ظہور اسلام ' خاتم الملل والا دیان ' سبب خلق کائنات ' عہد ملت ابراہمی ' دنیا کفرو شرک کی تاریکیوں میں گھری ہوئی تھی۔ ظلم و طغیانی چاروں طرف محیط تھا۔ الحاد و دہریت اور لادینیت کی چھاپ پڑی ہوئی تھی نور حق وصداقت مستورو محجوب تھی۔ ظلمت بطلان چھائی ہوئی تھی۔ فواحش ومنکرات وسیات کی طلب تھی شمس وقمر' اشجار واحجار اوہام وارارہ اصنام واوثان اور کواکب کی پوجا عام تھی بتوں کے نام پر آدمیوں کی بھینٹ چڑھاتے۔ باپ کی منکوحہ بیٹے کو وراثت میں ملتی۔ معصوم اور ننھی کلیوں کو کھلنے اور مسکرنے سے پہلے نحوست سمجھ کر زندہ درگور کردیتے عیاشی وفحاشی ' زناکاری وبدکاری ' شراب نوشی وخمار خواری 'فسق فجور عام تھا۔

ظہر الفساد فی البر والبحر بد معاملگی بدنیتی ' خلاف ورزی 'ظلم واستبداد 'شب وروز کے معمولات پراگندہ تھے اپنی باعظمت پیشانیوں کو پتھیوں کے قوم کے قدموں میں ڈال دیتے تھے اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ

ولادت باسعادت

ان ناگفتہ بہ حالات میں صاحب خلد بریں مہبط روح الامین 'مظہر نور مبین 'حامی دین متین 'ماہ مبین خاتم النبیین 'عرش الٰہی کے مسند نشین ' رونق عرش اعظم 'شافع روز المحشر رحمت کبریا ' تاج عرش اعلیٰ ' ظل ذات خدا ' سرور انبیاء ' صاحب باصفا ' باب جود و سخا 'گلشن جانفزا ' خاصہ کبریا 'شان معجز نما 'شان کشف الدجیٰ 'فخر ارض وسما ' خلق کے رہنما چشمہ جانفزا ' صاحب نازو نیاز ' نازش کون ومکان 'بوئے عنبر فشاں ' رنگت وحدت نما 'نصرت مصطفیٰ ' کعبہ باصفا ' سید الانبیاء حبیب خدا بارہ شب دوشنبہ صبح صادق کے سہانے وقت میں بطحاء کی سنگلاخ پہاڑیوں سے رشد وہدایت کے ماہتاب بن کر نمودار ہوئے بلکدہ مکہ میں نبوت کی شعاعیں پھوٹیں ' بلا امتیاز قرب و بعد ' یمین ویسار مشرق و مغرب سارا عالم نور نبوت سے منور اور جگمگا اٹھا باذنہ وسراجا منیرا کور چشمان ظلمت کی آنکھیں نور الٰہی سے روشن ہوگئیں۔ کفروشرک کی تاریکیاں چھٹنے لگیں۔ ایوان کسریٰ میں زلزلہ آگیا۔ ۱۴ کنگورے گر گئے

ع: زلزل در ایوان کسریٰ فتاد " آتشکدہ فارس میں سالہا سال سے نہ بجھنے والی آگ سرد پڑ گئی۔ دریا ساوہ خشک ہو گیا۔ فارس و روم کی سلطنتوں میں زوال آگیا۔ شیرازہ مجوسیت بکھر گیا۔ نصرانیت کے اوراق خزاں دیدہ ایک ایک کر کے جھڑ گئے چمنستان سعادت میں بہار آگئی " وما ارسلنک الا رحمتہ اللعالمین عرب کا دستور تھا کہ امراء و رؤساء اپنے بچے کو اطراف وجوانب کے قصبات میں بھیج دیتے تھے شریفان عرب کا قاعدہ تھا اس زمانہ میں کہ بچے ان کے پلتے تھے کسی بدوی گھرانے میں اسی مقصد سے بدوی عورتیں ہر سال آتیں تھیں بڑے شہروں سے نوزائیدہ بچے لے کے جاتی تھیں ولادت کے بعد اولا آپ کی والدہ محترمہ نے دودھ پلایا۔ دو تین روز ثویبہ نے ' دستور عرب کے مطابق قبیلہ ہوازن کی چند عورتیں بچوں کی تلاش میں آئیں۔

چنانچہ شہر میں اسسال بھی کچھ عورتیں آئیں بیابانوں سے اپنے ساتھ نسریں دودھ کی لائیں ان میں حضرت حلیمہ بھی تھیں ' یہ دایہ عورتیں سعد کے بدوی قبیلے کی ان ہی میں تھیں حلیمہ سعدیہ اور اس کا شوہر بھی اور حضرت آمنہ کی درخواست پر آپ کو لے گئیں۔

میرے پاس ایک بچہ ہے پر جس کا نہیں زندہ مگر ایک خاص جلوے سے ہے چہرہ اس کا تابندہ

چھ برس تک آپؐ ان کے پاس رہے اس کے بعد آپؐ کی والدہ محترمہ آپؐ کو لیکر مدینہ چلی آئیں ایک مہینہ قیام کے بعد واپسی میں مقام ابواء میں والدہ محترمہ کا انتقال وگیا۔ تو حضرت ام ایمن آپؐ کو لے کر مکہ آئیں۔ ابھی آپؐ آٹھ برس کے تھے کہ جد امجد کا سایہ بھی سر سے اٹھ

کیا۔ چچا ابو طالب کی کفالت میں رہے۔ ابو طالب تاجر تھے۔ حسب معمول قریش ابو طالب نے شام کا سفر کیا آپؐ بھی ساتھ میں تھے۔ اسی سفر میں بحیرا کا واقعہ پیش آیا۔ اور عیسائی راہب نے آپؐ کو دیکھ کر سید المرسلین کے نام سے یاد کیا۔ بصرہ، شام وغیرہ کے تجارتی اسفار سے آپؐ کو تجارتی تجربہ حاصل ہو چکا تھا۔ منصب نبوت کی سرفرازی سے ہی آپؐ کے حسن اخلاق، حسن معاملات راستبازی اور دیانت وصداقت کا شہرہ ہو گیا زبان خلق نے امین کے نام سے پکارا

تو بچپن ہی سے صادق ہے امین ہے مانتے ہیں سب اسی بناء پر حضرت خدیجہ نے پیغام نکاح بھیجا اور آپؐ نے قبول بھی فرمایا۔ اس وقت آپؐ کی عمر تقریباً ۲۵ برس تھی۔ واپسی سفر کے تین ماہ بعد حضرت خدیجہ نے پیغام نکاح بھیجا تمام معاملات طے ہونے کے بعد حضرت ابو طالب نے خطبہ نکاح پڑھا۔

نبوت

مکہ سے قریب تین میل کے فاصلہ پر حرا نامی غار تھا۔ اس میں آپؐ تحنث وعبادت ریاضت ومجاہدہ کرنے کے لئے برابر تشریف لے جاتے۔

یہاں تک کہ خواب میں اسرار منکشف ہونے لگے جو کچھ خواب میں دیکھتے۔ خارج میں سراپا تعبیر ہوتا حسب معمول عبادت الٰہی میں مشغول تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور اقراء باسم ربک الذی خلق پڑھنے کا حکم دیا اس وقت آپؐ چالیس سال ایک دن کے تھے۔ گھبرائے ہوئے گھر تشریف لائے اور سارا قصہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ کو سنایا تو وہ آپؐ کو لے کر ورقہ بن نوفل (جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دین رکھتا تھا اور توریت وانجیل کا ماہر اور ان کتابوں کا ترجمہ عربی زبان میں کرتا تھا) کے پاس لے گئیں۔

کیونکہ کتب سابقہ میں آپؐ کی آمد اور جملہ صفات کا ذکر تھا چنانچہ اس نے آپؐ کے نبی ہونے کی تصدیق کر دی تو آپؐ کو سکون ہوا حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ فلما سمع کلامہ ایقن بالحق واعترف بہ نبوت کا منصب عظیم ابتداء تحمل بشری سے باہر تھا اسی وجہ سے وحی ایک مرتبہ آکر بند ہو گئی اس کے بعد آپؐ پہاڑ پر تشریف لے گئے اور اپنے آپؐ کو گرا دینا چاہا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور فرمایا یقیناً آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جیسا کہ بخاری باب کیف بدء الوحی میں آغاز نبوت کا تذکرہ ہے محدث مذکور نے تحریر فرمایا ہے کہ وحی بار بار اس لئے بند ہو جاتی تھی رفتہ رفتہ آپؐ اس کے برداشت کے قابل ہو جائیں۔

اب حضورؐ فرائض نبوت ادا کرنا چاہتے تھے مگر بڑی مشکلات سامنے تھیں کہ سارا عرب کفر و شرک میں پڑا ہوا تھا اور اسلام کو پورے عالم میں پھیلانا تھا تو اس کے لئے تدبیر کی ضرورت تھی تو سب سے پہلے آپؐ نے ان لوگوں کا انتخاب فرمایا۔ جو آپؐ کے فیض یافتہ تھے جنہوں نے آپؐ کی سیرت، حرکات وسکنات کا قریب سے مطالعہ کیا تھا تاکہ سنتے ہی دعوے کی تصدیق کر دیں۔

جب آپؐ نے پیغام اسلام سنایا تو حضرت خدیجہؓ، ابوبکرؓ زیدؓ وغیرہم کے مصفی ومجلے قلوب نے اپنی پیشانی مبارک کو حضور انورؐ کے قدموں میں ڈال دیا اور سلسبیل انوار نبوت سے پورے پورے سیراب ہوئے **عینا یشرب بہا عباد اللہ** اور زمرۃ **السابقون الاولون** میں شامل ہو گئے **اولئک ھم المفلحون** وحی منزل اللہ علی الرسول نے لبی کسلسلۃ کے رنگ میں ایسا رنگا کہ اصنام واوثان کی پوجا ترک کر کے **ایاک نعبد وایاک نستعین** اور **لا الہ الا اللہ لا موجود الا اللہ** کی گواہی دینے لگے۔

ان حضرات کے قبول اسلام کی خبریں دین حق کے متلاشیوں کو پہونچی وہ ایمان لائے۔ تو مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا۔ اور آفتاب رسالت بھی بلند ہو چکا تھا۔ تو حکم خداوندی ہوا کہ جسکا آپ کو حکم دیا گیا ہے۔ ظاہر فرما دیں۔ **فاصدع بما تومر**، چنانچہ کعبہ میں جا کر توحید کا اعلان کیا۔ ہنگامہ برپا ہو گیا۔ اور **مالھذا الرسول یا کل الطعام ویمشی فی الارض** کہہ کر تلوار لئے ٹوٹ پڑے۔ **لھم قلوب لا یفقھون بھا** آنحضرتؐ کی حفاظت اور راہ اسلام میں سب سے پہلے جانی قربانی حارث ابن ابی ہالہ کی ہے۔ جن کو کفاروں نے شہید کر دیا تھا آپؐ دعوت اسلام میں مشغول رہے، قریش آپؐ کو طرح طرح کی اذیتیں اور تکالیف پہونچاتے جب آپؐ نماز پڑھتے تو جسم اطہر پر نجاست ڈال دیتے۔ ایک مرتبہ آپؐ نماز ادا فرما رہے تھے۔ کہ عقبہ ابن معیط نے گلے میں چادر ڈال کر اس طرح کھینچا کہ آپ گھٹنے کے بل گر پڑے اس پر بھی آپؐ نے دعائیں دیں "**اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون**"

جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ تو ان کے قبول اسلام سے ترقی کے دروازے کھل گئے۔ تاریخ اسلام کا نیا دور شروع ہو گیا۔

عمر کی حق پسندی سے بڑھی اسلام کی شوکت
علی الاعلان اب ہونے لگی تبلیغ کی خدمت

اس وقت تقریباً پچاس افراد مسلمان ہو چکے تھے۔ مگر مذہبی فرائض اعلانیہ نہ ادا کر سکتے تھے کعبۃ اللہ میں نماز پڑھنا مشکل تھا۔ مگر جب حضرت عمرؓ نے قبول اسلام کا اعلانیہ اظہار فرمایا تو کفار مخالفت پر اتر آئے۔ اور حضرت عمر مقابلہ کرتے رہے۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کی معیت میں کعبۃ اللہ میں نماز ادا فرمائی۔ اب اسلام پھیلنا شروع ہو گیا کفار کی ظلم وتعدیاں بڑھنے لگیں۔

نبی کو اور مسلمانوں کو تکلیفیں لگیں ملنے
وہ تکلیفیں کہ جن سے عرش اعظم بھی لگا ہلنے

سخت گرمیوں کے موسم میں گرم ریت پر مسلمانوں کو لٹا دیتے سینوں پر بھاری پتھر رکھ دیتے۔

لٹاتے تھے کسی کو تپتی ریت کے اوپر
تو رکھتے تھے کسی کے سینہ بے کینہ پر پتھر

اور لوہے کو گرم کر کے داغ دیتے تھے۔ اس طرح سے مکہ میں رہ کر فرائض اسلام کا بجا لانا مشکل ہو گیا تھا۔ تو رسول خدا نے حبشہ ہجرت کرنے کی ہدایت فرما دی۔

حقوق زندگی بھی چھن گئے جب اہل وحدت سے
حبش کی سمت ہجرت کا ملا فرمان نبوت سے

چنانچہ ابتداء میں گیارہ مرد اور چار عورتوں نے ہجرت کی۔

مسلمانوں کی ایک تعداد نکلی بے وطن ہو کر
حبش یعنی نجاشی کی حکومت میں بنایا گھر

اور کفار کی کوششوں کے باوجود نجاشی نے مسلمانوں کو پناہ دی۔

شرارت اہل مکہ کی کسی صورت نہ کام آئی
سفارت بھی حبش سے یونہی بے نیل و مرام آئی
مسلمانوں سے بولا تم حبش کو اپنا گھر سمجھو
مجھے اپنا معین و ہم خیال و ہم نظر سمجھو

اور وہاں پر مسلمان امن وامان سے زندگی بسر کرنے لگے۔ اب دائرہ اسلام وسیع تر ہوتا جا رہا تھا۔ تو کفاروں نے آنحضرتؐ کو محصور کرنے کی تدبیر اختیار کی۔ تاکہ اسلام ترقی نہ کر سکے۔ اس طرح وہ کامیاب ہو گئے آپؐ اور آپؐ کے خاندان والوں نے شعب ابی طالب میں تین سال تک قید وبند کی سزائیں برداشت کیں۔ خدا نے ان کفاروں کے دلوں میں رحم ڈالا کہ انہی میں سے تنسیخ معاہدہ کی تحریک اٹھی۔ چند افراد گئے اور بنو ہاشم کو نکال لائے۔ ابھی آپؐ شعب ابی طالب سے تشریف لائے تھے کہ ابو طالب اور خدیجہ کا انتقال ہو گیا۔ ان کو دنیا سے گزر جانے کے بعد کفار نے بڑے آزادانہ اور بے باکانہ طور پر آنحضرتؐ کو ستانا شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ راستہ چلنا دشوار ہو گیا تھا۔ اور ادھر اہل مکہ سے قبول اسلام کی ناامیدی بھی ہو گئی تھی۔ تو طائف سفر کرنے کا ارادہ فرمایا۔ جب آپؐ طائف تشریف لے گئے۔ اور **ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی** کہہ کر تمام انسانوں کو اسلام صراط مستقیم اور توحید کی دعوت دی **انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جھنم** مگر وہاں کے بد بختوں نے **وجدنا علیہ ابانا** اور **لکم دینکم ولی دین** کہہ کر مذاق اڑایا۔ اور طرح طرح کی تکالیف پہنچائیں مگر اس کے باوجود آپؐ نے **اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون** فرمایا۔ طائف سے رخصت ہو کر مقام نخلہ میں دو تین روز قیام کے بعد مطعم بن عدی کی پناہ میں حرم تشریف لائے۔ دعوت الی الحق میں مصروف ہو گئے۔ مگر کفار کی ایذا رسانی اور بڑھتی گئی۔ ہر وقت مسلمانوں کے خلاف تلوار اٹھی رہتی۔ یہاں تک کہ خدا نے مدینہ ہجرت کرنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ آپؐ حضرت

ابو بکرؓ کو لے کر کفار کے محاصرہ سے بچ بچا کے نکل پڑے۔ غار ثور میں جا کر پناہ گزیں ہوگئے کافر تلاش کرتے کرتے غار ثور تک پہنچ گئے حضرت ابو بکرؓ نے غمزدہ ہو کر فرمایا کہ دشمن بالکل قریب آگئے ہیں آپؐ نے فرمایا **لاتحزن ان اللہ معنا** ادھر کبوتری نے اپنا گھونسلا بھی بنالیا تھا۔ پھر تین روز کے قیام کے بعد مدینہ کے لئے روانہ ہوگئے اور کفار نے اعلان کردیا کہ جو محمدؐ کو اور ابو بکرؓ کو گرفتار کرکے لائے گا سواونٹ انعام دیا جائے گا۔ بر سبیل امید نکلا مگر ناکام رہا۔ ادھر آپؐ کی تشریف آوری کی خبر مدینہ پہنچ چکی تھی۔ تمام اہل شہر منتظر اور خوشی سے کہتے کہ پیغمبر خداؐ آرہے ہیں۔ جب آپؐ قبا پہنچے تو عمرو بن عوف کے خاندان نے خوشی و مسرت سے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا۔ اکثر صحابہؓ مدینہ پہنچ چکے تھے۔ وہ بھی یہیں اتر آئے۔ یہاں پر آپؐ نے اپنے دست مبارک سے مسجد کی بنیاد ڈالی' **لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم احق ان تقوم فیہ** چودہ روز قیام فرما کر مدینہ کے لئے روانہ ہوئے۔ مدینہ پہنچ کر حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے مکان میں سات مہینے قیام فرمایا۔ اسی اثناء میں مسجد نبویؐ کی تعمیر شروع ہوئی

آنحضرتؐ کے مدینہ ہجرت فرمانے کے بعد اسلام قبائل در قبائل تیزی سے پھیل رہا تھا۔ جوق در جوق لوگ دست حق پرست پر اسلام قبول کررہے تھے۔ کفار قریش کی ریشہ دوانیاں' سازشیں' مخالفتی سرگرمیاں بڑھتی جاری تھیں۔ کفار نے عبداللہ ابن ابی رئیس المنافقین کے پاس خط لکھا کہ تم لوگوں نے ہمارے دشمن کو پناہ دی ہے۔ یا تو تم ان کو قتل کر ڈالو یا مدینہ سے باہر نکال دو' ورنہ ہم تم پر حملہ کریں گے۔ اور قتل کرکے تمہاری عورتوں پر تصرف کریں گے۔ اور ساتھ ہی آس پاس کے قبائل عرب کو بھڑکانا شروع کردیا۔ تاکہ اسلام کا استیصال کرسکیں۔ مگر اللہ نے آپؐ کو رحمتہ اللعالمین بنا کر بھیجا ہے تاکہ اسلامی قانون ور اسلام کو پوری دنیا میں پھیلائیں اور ساتھ ہی خدائے عزوجل نے نصرت و حمایت کا وعدہ بھی فرمایا۔ **ان تنصر واللہ ینصر کم و یثبت اقدامکم** چنانچہ ۱۲ صفر ۲ھ کو حکم جہاد نازل ہوا **قاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم** غزوات و سرایا کا سلسلہ شروع ہوا مسلمانوں کو فتح و کامیابی ملتی جاتی۔ اسلام کا دائرہ وسیع تر ہوتا جاتا یہاں تک ۸ھ میں مکہ جہاں سے نور کی شعاعیں پھوٹی تھیں فتح ہوا **انا فتحنالک فتحا مبینا**۔

حرم کعبہ بتوں سے پاک کیا گیا آپؐ ایک ایک بت کو لکڑی سے مارتے اور **جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا** پڑھتے جاتے تھے۔ کفر و شرک کا جنازہ نکل چکا تھا تقریباً تمام جزیرۃ العرب مسلمان ہوچکا تھا **ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا** فتح مکہ کے بعد 9ھ میں حج کی فرضیت نازل ہوئی اور 10ھ میں آپؐ نے حج فرمایا۔ جس کو تاریخ میں حجتہ الوداع کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اب تعلیمات اسلام اور فرائض نبوت عملاً و علماً مکمل ہوچکے تھے **الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا** اور آپؐ کے رحلت فرمانے کا وقت بھی قریب آچکا تھا۔ **فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا** چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ماہ صفر میں علالت کا عارضہ لاحق ہوا اور بر بناء **قول اشہر** 9 ربیع الاول بروز دوشنبہ بوقت دوپہر آپؐ کی روح مبارک عالم بالا کو پرواز کر گئی اور رفیق اعلیٰ سے جا ملی۔ **انا للہ و انا الیہ راجعون ثلاث مراۃ**

اس غم سے دل قلم کا بس چاک ہے
جاتا ضرور سب کے تئیں زیر خاک ہے
دفن جس دم کہ زمیں میں شہ لولاک ہوا
رتبہ روئے زمیں غیرت افلاک ہوا
ختم ہوا سب کو یہاں خلد میں آئی شادی
حور و غلماں نے دی ل کے مبارکبادی

آنحضرتؐ نے 23 سال کے قلیل عرصہ میں دینی و دنیوی فلاح و بہبود کی ایسی مشعل مسلمانوں کے ہاتھ میں دی جس کی روشنی میں انسان عمل کرکے شاہراہ ترقی پر گامزن رہ سکتا ہے۔

نزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیء و ھدی و رحمتہ و بشری للمومنین

اگر کرہ ارضی سے تمام ذخائر اسلام ختم کردیئے جائیں۔ تب بھی حضور اکرمؐ کی سیرت ختم نہیں ہوسکتی قرآن پڑھنے اور موزوں نکات پر غور کرنے سے حیات طیبہ کے ہر گوشے خواہ از قبیل معاملات' معاشیات' اقتصادیات' سیاسیات یا اخلاقیات ہوں یا اندرون خانہ و بیرون خانہ یا امر بالمعروف نہی عن المنکر کی حیثیت سے ہوں۔ **کالشمس فی نصف النہار** ہوجاتے ہیں **لقد کان لکم رسول اللہ** اس کی تفسیر ہے۔ قرآن اگر علم ہے تو سیرت رسولؐ اس کا عمل **کان خلقہ القرآن**۔

●●

خصائص نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

شانوں میں کیا بلندیہ شانِ حضورؐ ہے

از : فخر المحدثین حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ

پیشکش : حضرت مولانا ظفر احمد صاحب قادری واہگہ لاہور۔

آپؐ کسی جانور پر سوار ہوتے تو وہ جانور آپؐ کی سواری کی مدت تک لید اور پیشاب نہ کرتا تھا

اے حبیب خدا روز و شب صبح و شام
ہر جلوہ پہ ضیاء رخ انور کا نور ہے
تم پہ لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
شانوں میں کیا بلندیہ شان حضورؐ ہے

قال اللہ تبارک و تعالیٰ فی القران المجید و الفرقان الحمید۔

ولسوف یعطیک ربک فترضی۔

ترجمہ :۔ بے شک دیوے گا تجھ کو تیرا پروردگار اس قدر کہ تو راضی ہوگا۔

اس مبارک آیت کی تفسیر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص بیان ہوئے ہیں۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اصحابوں سے بولے کہ میں ہرگز راضی نہیں ہونے کا جب تک اپنی امت سے ایک ایک آدمی کو بہشت میں داخل نہ کروں گا اور اس جناب رسالت مآب کے حق میں ان کی روح مبارک پیدا ہونے کی ابتداء سے بہشت میں داخل ہونے تک جو جو الٰہی بخششیں اور عنایتیں عطا ہوئی ہیں اور ہوتی ہیں اور عطا ہوویں گی۔ سو قیاس کے احاطے سے اور بیان کرنے کی حد سے باہر ہیں ان میں سے کچھ مجمل اور خلاصہ بیان کرنے میں آتا ہے۔ سمجھنا چاہئے

کہ جب کوئی کسی کو اپنے دیکھنے والوں سے اپنا پیارا اور محبوب کرتا ہے تو اس کو بہت چیزوں سے پوشاک میں سواری میں بیٹھنے کی جگہ میں اور اس کے سوا اور احوال میں ممتاز فرماتا ہے تاکہ اس کا پیار اپنا اور محبوبیت خاص و عام کی نظر میں جلوہ گر ہو جائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خصوصیتیں جناب اقدس الٰہی سے حاصل ہوئی ہیں سو دو قسم کی ہیں۔ پہلی قسم وہ ہے جس میں پیغمبر بھی شریک ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ قسم سب سے آگے اور ان سب سے زیادہ دی ہے اس سبب سے ان کو سب سے ممتاز فرمایا ہے اور دوسری قسم وہ ہے جو ان ہی کو مخصوص ہے اور خاصہ ان ہی کا ہے دوسرے کسی کو اس میں شراکت اور بہرہ نہیں۔ اور یہاں مختصر کرنے کے سبب ان دونوں قسموں سے باہم ملا کے کچھ تھوڑا سا بیان کرتا ہوں تاکہ اس آیت کے معنی بہت اچھی طرح سے سننے والوں کے ذہن میں گزریں اور دل نشیں ہو دیں ان خصوصیتوں سے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک میں تھیں ایک یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پیٹھ کے پیچھے ایسا دیکھتے تھے جیسے روبرو رات کے وقت اور اندھیرے میں ایسا دیکھتے تھے جیسے دن کو اور روشنی میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک کا لعاب کھاری پانی کو میٹھا کرتا تھا اور شیر خورے بچوں کو اپنے منہ کے لعاب سے ایک قطرہ چکھاتے تھے تو وہ بچے سارا دن پیٹ بھرے رہتے تھے دن بھر دودھ طلب نہ کرتے تھے چنانچہ عاشورے کے دن اہل بیت کے بچوں سے تجربہ ہوا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلیں سفید رنگ اجلی شفاف تھیں ان میں بال کا نام نہ تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز اتنی دور جاتی تھی کہ اوروں کی آواز اس کے دسویں حصے تک نہ جاتی تھی اور آپ کی آواز اتنی دور سے سنتے تھے جو اوروں کی آواز اس پاس سے نہ سن سکتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سو جاتی تھیں اور دل جاگتا رہتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری عمر جمائی نہ آئی اور کبھی احتلام نہ ہوا اور ان کے بدن مبارک کا پسینہ مشک سے بہت خوشبودار تھا یہاں تک کہ اگر کسی راستے سے تشریف لے جاتے تو لوگ ان کے پسینے کی خوشبو کے سبب سے جو اس ہوا میں پھیلی رہتی تھی معلوم کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس راستے سے تشریف لے گئے ہیں اور کسی آدمی نے ان کے جھاڑے (پاخانہ) کو زمین پر نہ دیکھا تھا زمین پھٹ کر نگل لیتی تھی اور اس جگہ سے مشک کی خوشبو نکلتی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تولد کے وقت ختنہ کئے ہوئے ناف کٹے ہوئے اور پاک صاف کہ اصلاً ان کے بدن مبارک پر پلیدی کا اثر نہ تھا پیدا ہوئے اور زمین پر سجدہ کرتے ہوئے اور اپنی شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے آئے اور ان کے تولد کے وقت ایک نور چمکا

اور ایسی روشنی ہوئی جو ان کی ماں کو اس روشنی کے سبب سے شام کے شہر نظر آئے اور فرشتے ان کا جھولا جھلاتے تھے اور چاند ان کے ساتھ بچپن کے وقت جھولے میں باتیں کرتا تھا اور جب اس کو اشارہ کرتے تو ان کی طرف جھکتا تھا اور بارہا جھولے میں جھولتے کلام کیا ہے اور بادل ان پر ہمیشہ دھوپ کے وقت سایہ کرتا تھا اور اگر جھاڑ کے تلے آتے جھاڑ کا سایہ ان کی طرف متوجہ ہوتا تھا اور ان کا سایہ زمین پر گرتا نہ تھا اور ان کی پوشاک پر مکھی نہ بیٹھتی تھی اور اگر آپ کسی جانور پر سوار ہوتے تو وہ جانور آپ کی سواری کی مدت تک لید اور پیشاب نہ کرتا تھا اور عالم ارواح میں جو اول پیدا ہوا سو آپ تھے اور پہلے جس نے **الست بربکم** کے جواب میں بلیٰ کہا سو وہ بھی آپ تھے اور معراج اور براق کی سواری بھی مخصوص آپ کو تھی اور آسمان پر جانا اور **قاب قوسین** تک پہنچنا اور دیدار الٰہی سے مشرف ہونا اور فرشتوں کو ان کی فوج اور سپاہ بنانا کہ لشکر کی طرح ان کے ہمراہ ہو کر لڑے یہ بھی خاصہ ان ہی کا ہے اور چاند کا دو ٹکڑے کرنا اور دوسرے عجائب معجزے بھی ان ہی کے ساتھ مخصوص ہیں اور قیامت کے دن جتنا ان کو ملے گا اتنا کسی اور کو نہ ملے گا اور جو پہلے قبر سے اٹھے گا سو وہ بھی آپ ہوں گے اور پہلے بے ہوشی سے ہشیار ہوگا سو وہ بھی آپ ہوں گے اور ان ہی کو حشر میں براق پر لائیں گے اور ستر ہزار فرشتے ان کے چوگرد ہوں گے اور ان ہی کو عرش عظیم کے داہنی طرف کرسی پر بٹھائیں گے اور مقام محمود سے مشرف کریں گے اور لواء الحمد یعنی الحمد کا جھنڈا ان کے ہاتھ میں دیں گے۔ حضرت آدمؑ اور ان کی تمام اولاد اس جھنڈے کے تلے ہوں گے اور سارے انبیاء اپنی امتوں سمیت ان ہی کے پیچھے چلیں گے اور پروردگار کا دیدار دیکھنا پہلے ان ہی سے شروع ہوگا اور ان ہی کو شفاعت عظمیٰ سے مخصوص کریں گے اور پل صراط پر جو پہلے گزر کرے گا سو آپ ہی ہوں گے اور محشر کے ساری خلائق کو حکم ہوگا کہ اپنی آنکھیں بند کرلو تا ان کی بیٹی حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا پل صراط پر سے تشریف لے جائیں اور جو بہشت کا دروازہ کھولے گا سو آپ ہوں گے اور ان ہی کو قیامت کے وسیلے کے مرتبے سے مشرف کریں گے اور وہ وسیلہ ایک ایسا نہایت بلند مرتبہ ہے جو مخلوقات سے کسی کو میسر نہ ہوا اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن جناب الٰہی سے قرب و منزلت میں ایسے ہوں گے جیسے وزیر بادشاہ سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب شریعتوں میں جن چیزوں سے مخصوص ہیں سو بہت ہیں ان کی گنتی طول و طویل ہے ان میں سے یہ ہے کہ ان کو کافروں کی غنیمت کا مال حلال کیا اور ان کے واسطے زمین کو مسجد بنا دیا یعنی جس جگہ چاہیں نماز پڑھیں اور ان کے واسطے زمین کی مٹی کو پاک کرنے والی کیا اور پانچ وقتوں کی

نماز اور وضو اس طریق سے اذان و اقامت اور سورہ الحمد اور آمین اور جمعہ کا روز اور قبولیت کی ساعت جو جمعہ کے روز میں ہے اور رمضان شریف اور شب قدر کی برکتیں کہ یہ سب ان ہی کے واسطے مخصوص ہیں اور یہ خصوصیتیں دریافت کرنے کو ظاہر نظر پہنچتی ہے اور آپ کی وہ خصوصیتیں جو باطنی مراتب کے بموجب اور وہ انوار اور وہ تجلیات جو روز بروز بڑھتے اور زیادہ ہوتے جاتے ہیں اور وہ احوالات اور مقامات جو ان کے امتیوں کو ان کی پیروی اور فرمانبرداری کرنے کے طفیل سے حاصل ہوئے اور ہوتے ہیں اور قیامت تک حاصل ہوں گے اور وہ علوم اور عرفان جو ان کو عطا ہوئے ہیں سو بے انتہا ہیں اور اس **ولسوف** کی آیت میں ان سب چیزوں کا اشارہ ہے یعنی یہ سب نعمتیں ملیں گی۔ اس واسطے عطا کو خاص نہ کیا یعنی یہ کچھ اور اتنا کچھ نہ فرمایا اور جس وقت کسی کو کچھ نعمت زمان مستقبل میں دینے کا وعدہ کرتے ہیں تو جو نعمت زمان ماضی میں ہوئی تھی اس نعمت کے مشاہدوں اور علامتوں سے اپنے اس وعدے کو محکم اور مضبوط کرتے ہیں تا پچھلے وعدے کو اگلے وعدے پر قیاس کرے اور امید اس کی قوی ہو جائے اسی واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وعدے کے بعد ان اگلی خدمت کے اور بدون درخواست کرنے کے ملی تھیں اور کبھی کسی کے خیال میں نہیں آتا کہ وہ نعمتیں کس خدمت اور ثواب کے عوض میں ملی ہیں چنانچہ فرماتے ہیں **الم یجدک یتیما فاوی** کیا نہیں پایا تجھ کو یتیم پھر جگہ دی۔ اس نعمت کا بیان یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ماں کے پیٹ میں تھے۔ آپ کے والد عبداللہ نے وفات پائی اور جب تولد ہوئے اور قریب چھ برس کے تھے آپ کی والدہؓ نے انتقال کیا پھر اس کے دو برس کے بعد آپ کے دادا **عبدالمطلب** نے بھی رحلت کی اور آپ کو تین طرح کی یتیمی ماں اور باپ اور دادا کے گزر جانے سے حاصل ہوئی اور اس طور کی حالت میں اندیشہ تھا کہ لڑکا ضائع ہو جائے اور بخوبی پرورش نہ پائے۔ اللہ تعالیٰ نے ابتدا سے آپ کی پرورش ہونے کی صورت اس طرح پر ظاہر فرمائی کہ والد کے انتقال کے بعد ان کی ماں کے اور دادا **عبدالمطلب** کے دل میں آنحضرتؐ کی محبت ایسی بڑھائی کہ اشفاق پدری کے قائم مقام ہوئی اور دن اور رات آنحضرتؐ کی محبوبی اور دلبری کے کرشمے ان کی ماں اور دادا کو دکھلاتا تھا تا عاشق ہو کر عاشقوں کے طور پر ان کے پالنے اور سنبھالنے میں بڑی کوشش کرتے تھے اور اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتے تھے پھر جب **عبدالمطلب** کی وفات کا وقت آیا تب انہوں نے آنحضرتؐ کو اپنے بیٹے ابو طالب کو جو آپ کے حقیقی چچا تھے سپرد کیا اور نہایت تاکید سے آپ کی خدمت اور خبر گیری کی ترغیب دی۔ ابو طالب ان کی تاکید اور وصیت کے موافق حضرتؐ کی خبرداری اور خدمت گزاری میں رہتے تھے اور

اس بیچ میں باطنی تربیت اور تعلیم الٰہی مخفی نیک اخلاق اور پسندیدہ آداب پر لانے میں اپنا کام کرتے تھے یعنی ان کی چال چلن اور سارے پچھن سب کو من بھاونے لگتے تھے یہاں تک کہ حد بلوغ کو پہنچے اور بالغ ہوئے اور کمالات کی خوبیاں جمع کرکے اپنی قوم کے عزت بخش اور فخر خاندان ہوئے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم

رؤف الرحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

حضرت مولانا قاضی زین العابدین سجاد میرٹھی کی سیرت پاک پر ایک نابغہ روزگار تحریر

درحقیقت "تمہارے پاس رسول آیا جو تم ہی میں سے ہے گراں ہے اس پر وہ جس سے تمہیں تکلیف پہنچے حریص ہے تمہاری بھلائی کا اور ایمان والوں کے لئے نہایت شفیق اور مہربان ہے" (یونس ع16)

اس آیت کریمہ میں سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی صفات بیان کی گئی ہیں اول یہ کہ "وہ پیغمبر تم ہی میں سے ہیں"

قریش مکہ کو جن کا پورے عرب پر اقتدار تھا اور جو اپنے آپ کو تمام قبائل عرب میں ممتاز سمجھتے تھے یہ بتا دیا گیا کہ وہ نسل و نسب کے اعتبار سے قریشی ہیں تم ہی میں سے ہیں جسے تم اپنے سے گرا ہوا سمجھتے ہو تمہیں اپنی فصاحت و بلاغت اور خوش بیانی اور طاقت لسانی پر اتنا فخر ہے کہ دوسری قوموں کو اپنے سامنے گونگا سمجھتے ہو، پھر عرب میں بھی وہ قریش میں سے ہیں جن کو تم اپنا سردار تسلیم کرتے ہو اور قریش میں بھی بنی ہاشم میں سے جن کے ہاتھ میں کعبہ شریف کا انتظام و اہتمام تھا جس کی وجہ سے تمام عرب کے لوگ ان کی عظمت و جلالت کو تسلیم کرتے تھے۔

پھر وہ تمہارے خاندان کا ایک فرد ہونے کے اعتبار سے تمہارا جانا پہچانا ہے، اس کی زندگی کا چالیس سال کا زمانہ تمہارے ہی درمیان گزرا ہے تم اس کی صداقت و پارسائی عصمت و عفت اور امانت و دیانت سے اچھی طرح واقف ہو جس نے اپنی چالیس سال کی عمر میں اپنے ذاتی معاملات میں بھی جھوٹ نہ بولا ہو اور جسے تم نے "امین" کا خطاب دیا ہو، وہ خدا پر کیسے اتہام رکھ سکتا ہے اور غلط طور پر یہ کہہ سکتا ہے کہ اس نے اسے نبی بنا کر بھیجا ہے حالانکہ اس نے نبی نہیں بنایا۔

دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ انسان ہی ہے فرشتہ نہیں، جن نہیں، اس کا مقصد زندگی تمہارے لئے نمونہ بن سکتا ہے، اگر بالفرض فرشتہ کو پیغمبر بنا کر بھیج دیا جاتا تو تم کہہ سکتے تھے کہ وہ فرشتہ ہے جو خدا کی نافرمانی کر ہی نہیں سکتا ہم تو انسان ہیں اس کی تقلید کیسے کر سکتے ہیں۔

دوسری صفت یہ ہے کہ اسے تمہاری ہر تکلیف اس سے وہ یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ تم کسی مصیبت میں گرفتار ہو، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مومنین تو ایک طرف رہے ان کافروں کی تکلیف بھی نہ دیکھ سکتے تھے جو تلوار لے کر آپ کے مقابلہ میں آئے۔

بدر کی لڑائی میں ان کفار قریش کو شکست ہوئی جو مدینہ منورہ پر چڑھائی کرنے آئے تھے یہ ستر قیدی تھے ان میں حضور کے کانوں میں ان کے کراہنے کی آواز آئی تو آپ سو نہ سکے۔ ایک انصاری نے وجہ معلوم کی کہ حضور آرام کیوں نہیں فرماتے، آپ نے وجہ بتائی انہوں نے حضرت عباس کی مشکیں کھول دیں اور حضور کو آکر اطلاع دی، آپ نے فرمایا سب قیدیوں کی بندھن کھول دو چنانچہ حکم کی تعمیل کی گئی تب جاکر آپ کو نیند آئی۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ کے بعد ایک سال مکہ معظمہ میں سخت قحط پڑا، ابو سفیان سردار مکہ جو کئی مرتبہ مدینہ منورہ پر چڑھائی کر چکا تھا، حاضر خدمت ہوا اور حضور سے مدد کی درخواست کی مکہ میں قحط کے وقت نجد سے غلہ آجایا کرتا تھا ثمامہ ابن اثال سردار نجد اب مسلمان ہو چکا تھا اس نے اسلام کے بعد کفار مکہ کی مدد سے ہاتھ روک لیا تھا، حضور نے اسے حکم بھیجا کہ مکہ والوں کو غلہ بھیج کر مدد کرو، اس نے حضور کے حکم کی تعمیل کی اور مکہ والوں کی مصیبت دور ہوئی۔

تیسری صفت یہ ہے کہ ان کا دل اس کے لئے تڑپتا رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کاملہ و شاملہ ہر انسان تک پہنچ جائیں اس کے مقابلہ میں آپ دنیا کی بڑی سی بڑی دولت، عیش و راحت اور ریاست و حکومت کو خاطر میں نہ لاتے۔

مکہ معظمہ میں جب آپ اسلام کی اشاعت کے لئے کمربستہ ہوئے اور اس راستہ میں ہر قسم کی تکلیفیں جھیلیں، تو سرداران قریش نے عتبہ بن ربیعہ کو اپنا نمائندہ بنا کر ابو طالب، حضور کے چچا کے پاس بھیجا اور ان کے ذریعہ آپ کو یہ پیغام دیا۔

کہ اے محمد اگر حکومت و ریاست چاہتے ہو تو ہم تم کو اپنا رئیس اور سردار بنانے کے لئے تیار ہیں اور اگر مال و دولت کی خواہش ہے تو ہم تمہارے قدموں میں دولت کے انبار لگا دیں گے، اگر کسی معزز اور حسین عورت سے شادی کرنا چاہتے ہو تو اس کا بھی انتظام کیا جا سکتا ہے۔

اس پر حضور نے فرمایا کہ اگر تم میرے داہنے ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند رکھ دو تو بھی اسے قبول نہ کروں گا، میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے بن جاؤ اور اس کا پیام رحمت جو اس کی صورت میں لے کر آیا ہوں اسے قبول کرو۔

"کہہ دو کیا تم اس خدا کا انکار کرتے ہو جس نے دو دن میں زمین کو پیدا کیا اور تم اس کے شریک ٹھہراتے ہو، یہی سب کائنات کا پروردگار ہے" (حم السجدہ ع2)

پھر فرمایا گیا کہ اے نبی آپ ان کی خاطر اپنی طبیعت پر اتنا بوجھ نہ ڈالیں ان کی قسمت میں ایمان کی دولت نہیں۔

چوتھی صفت یہ ہے کہ آپ مومنین کے لئے خصوصیت کے ساتھ "رؤف" اور "رحیم" ہیں، رافۃ کے معنی محبت اور شفقت ہیں، رؤف مبالغہ کا صیغہ ہے، رحیم رحمت سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے، مبالغہ کے صیغوں میں کثرت اور زیادتی ملحوظ ہوتی ہے اور صفت مشبہ کے صیغوں میں دوام اور لزوم کا لحاظ ہوتا ہے مطلب یہ ہو کہ مومنوں کے ساتھ آپ کی محبت اور شفقت انتہا درجہ کی ہے اور وہ دنیا اور آخرت دونوں میں ہے۔

یوں تو جیسا کہ مفصل بیان کیا گیا کہ آپ تمام کائنات کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے تھے اور آپ کی رحمت و کرم کی بارش سب پر کسی نہ کسی صورت سے ہوتی ہی رہتی تھی مگر جو لوگ آپ پر ایمان لائے اور آپ کے پیام رحمت (شریعت اسلام) کو قبول کیا وہ تو آپ کے لطف و کرم اور شفقت و رحم سے سب سے زیادہ مستفید ہوئے، شریعت اسلامیہ کو اپنی زندگی کا رہنما بنا کر وہ دنیوی و اخروی فوز و فلاح اور معاشرتی و معاشی تمدنی و سیاسی فوائد و نعم سے تو مستفید ہوئے ہی ذاتی طور پر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خصوصی لطف و کرم سے نوازا اور ہر

معاملہ میں ان کی بھلائی اور سہولت کا خیال رکھا۔

کسی غزوہ میں عام زندگی کے حالات میں آپ ان کو ہر امکانی مدد دیتے اگر کوئی مشکل کام سامنے ہوتا تو دوسرے مسلمانوں کے ساتھ آپ بے تکلف اس میں شریک ہوتے۔

غزوہ خندق میں' مدینہ منورہ پر مختلف قبائل کے حملہ آور ہونے پر جب حضرت سلمان فارسی کے مشورہ پر مدینہ کے ایک طرف خندق کھودنے کا فیصلہ کیا گیا تو اس مقدس جماعت نے پھاوڑے اور ٹوکریاں سنبھالیں' سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بے تکلف ان میں شامل ہو گئے۔ فداکاران رسول آپ کو منع کرتے تھے مگر آپ نے ان کو تنہا نہ چھوڑا اور اس کام میں ان کے ساتھ ہو کے ان کے جوش و خروش کو بڑھایا' کسی صحابی نے اپنا پیٹ کھول کر دکھایا کہ اس پر بھوک کی وجہ سے ایک پتھر بندھا ہوا ہے تو آپ نے اسے یوں تسلی دی کہ اپنا پیٹ کھول کر دکھایا کہ اس میں دو پتھر بندھے ہوئے ہیں' پھر جب آپ کے ایک خاص فدائی حضرت جابر سے یہ حالت نہ دیکھی گئی تو انہوں نے گھر جا کر کھانے کا انتظام کیا اور اپنی وسعت کے مطابق صرف آپ کی دعوت کا انتظام کیا اور حضور سے خاموشی کے ساتھ دعوت قبول کرنے کی درخواست کی تو یہاں بھی آپ اپنے ساتھیوں کو نہ بھولے اور اعلان عام کر دیا کہ جابر کے یہاں سب مسلمانوں کی دعوت ہے جابر حیران رہ گئے اور سب معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا' حضور سارے لشکر کو لے کر جابر کے یہاں پہنچے اور بسم اللہ کہہ کر کھانا نکالنا شروع کر دیا تو تمام لشکر جس کی تعداد تین ہزار تھی شکم سیر ہو گیا اور کھانا جوں کا توں بچ گیا۔

ہجرت کے بعد مسلمانوں کی جماعتی زندگی کی تشکیل کے لئے نماز باجماعت کی بہت اہمیت تھی آپ نے اپنی قیام گاہ حضرت ابو ایوب انصاری کے مکان کے قریب ایک جگہ اس کے لئے خریدی اور مسجد اس کے متصل حجروں کے قریب تعمیر شروع ہوئی تو صحابہ کرام کے ساتھ آپ خود بھی اس کام میں بے تکلف شریک ہو گئے' حضور اینٹیں اٹھائے جاتے اور یہ رجز پڑھتے جاتے تھے۔

اللھم لا عیش الا عیش الاخرۃ فاغفر الانصار والمھاجرۃ

(اے اللہ زندگی تو بس آخرت ہی کی ہے لہٰذا تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما)

صحابہ حضور کو مصروف کار دیکھ کر جوش میں آجاتے اور جواباً یہ رجز پڑھتے۔

لئن قعدنا والرسول یعمل لذالک منا العمل المضلل

(اگر ہم بیٹھے رہے اور رسول کام کرتے رہے تو ہمارا یہ عمل بڑا گمراہی کا ہوگا۔

اسی زمانہ میں قریش کے مدینہ منورہ پر حملہ آور ہونے کا' جیسا کہ انہوں نے چیلنج کیا تھا برابر اندیشہ رہتا' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہ نفس نفیس ہتھیار لگا کر

ساری رات جاگتے اور مدینہ کے ارد گرد پہرہ دیتے۔ آپ نے فرمایا' کاش اللہ کا کوئی نیک بندہ ہوتا جو آج میری بجائے پہرہ دیتا' یکایک حضرت سعد بن وقاص ہتھیار کھڑکاتے ہوئے حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آج میں یہ خدمت انجام دوں گا' اس رات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آرام فرمایا۔

ایک مرتبہ کسی غزوہ میں مال غنیمت میں بہت سے غلام اور باندیاں مسلمانوں کے ہاتھ آئیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرورت مندوں میں انہیں تقسیم کرنا شروع کر دیا' حضرت علی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا فاطمہ گھر کا کام کاج تنہا کرتی ہیں چکی پیتے پیتے ان کی ہتھیلیاں گھس گئی ہیں اور مشک میں پانی بھرتے بھرتے ان کے سینہ پر نیل پڑ گئے ہیں' ان کو بھی کوئی خادم عنایت ہو جو ان کی محنت میں ہاتھ بٹائے' حضرت فاطمہ کے یہاں حضور تشریف لے گئے اور ان سے کہا' اے فاطمہ! کیا میں تم کو اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں جو تم نے طلب کی ہے۔ حضرت فاطمہ نے عرض کیا بے شک' آپ نے فرمایا ہر نماز کے بعد اور رات کو جب سونے کے لئے بستر پر لیٹو تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد اللہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو' حضرت فاطمہ نے بڑی خوشی سے یہ بات قبول کر لی اور اس پر عملدرآمد رکھا' اسی لئے یہ تسبیح فاطمہ کے نام سے مشہور ہے۔

صحابہ کرام جب کوئی کام مل کر کرتے خواہ وہ مجلسی نوعیت کا ہوتا تو آپ اس میں بھی اپنے آپ کو الگ نہ رکھتے۔ ایک سفر میں سب نے مل کر کھانا تیار کرنے کا اہتمام کیا ایک صحابی نے کہا بکری کو ذبح کرنے اور گوشت بنانے کا کام میں کروں گا' دوسرے نے کہا پکانے کا کام میں کروں گا' حضور نے کہا جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لانے کی ذمہ داری میں لیتا ہوں' صحابہ نے کہا یا رسول اللہ آپ کو تکلیف فرمانے کی ضرورت نہیں مگر آپ نے فرمایا کہ اللہ اس بندے کو پسند نہیں کرتا جو دوسروں سے اپنے آپ کو ممتاز کرے۔

سیرۃ کا ہر صفحہ اس قسم کے واقعات سے بھرا ہوا ہے جن میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے دوش بدوش جماعتی اور ملی کاموں میں حصہ لیا اور ان کے آرام کو اپنے آرام پر مقدم رکھا۔

اسمِ پاک محمد صلے اللہ علیہ وسلم

محمد اقبال حیدر آباد

لب بند ہیں محمدؐ کا بھی کیا نام ہے شیریں
یہ میم تو مصری کی ڈلی گھول رہا ہے
آیا ہے جو ہونٹوں پہ مرے نام محمدؐ
کتنا دلِ بیتاب کو آرام ملا ہے

مشہور ہے کہ جس گھر میں محمد نام والا ہوتا ہے' وہ گھرانہ پھلتا پھولتا ہے

لب بند ہیں محمدؐ کا بھی کیا نام ہے شیریں
یہ میم تو مصری کی ڈلی گھول رہا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)
آیا ہے جو ہونٹوں پہ مرے نام محمدؐ
کتنا دل بے تاب کو آرام ملا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت آمنہ فرماتی ہیں میں نے حمل کی حالت میں خواب دیکھا کسی نے مجھے خوشخبری سنائی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فرزند عطا فرمائے گا ان کا نام مبارک "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم رکھنا

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی، حضرت آمنہ نے سردار عبدالمطلب کو خوشخبری کے ساتھ اپنا خواب پہنچایا۔ اس مناسبت سے سردار عبدالمطلب نے مولود مسعود کا نام "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم رکھنا پسند کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے عرب میں اس نام کا پتہ نہیں چلتا۔

جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی

مجموعہ محامد اور مرجع خلائق ہے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک بھی اپنے معانی کے لحاظ سے ایک زندہ جاوید معجزہ مختلف خوبیوں کا مرقع لاتعداد فضائل و کمالات کا خلاصہ اور قدرت الٰہیہ کی طرف سے خود آیت عظیم ہے۔

علمائے لغت اور محققین نے اسم پاک "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف معانی کئے ہیں۔ مختصر لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ لفظ "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم کے معنی مجموعہ خوبی ہیں۔ "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ یہ بھی کیا گیا ہے کہ جس کی تعریف کبھی ختم نہ ہو۔ تعریف کے بعد تعریف اور توصیف کے بعد توصیف ہوتی رہے جس کی تعریف بے اختیار کی گئی ہو۔ جس کا جزو جزو قابل تعریف ہو۔

غور فرمایئے لغوی معنوں کے تحت میں یہ پیشین گوئی بھی شامل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور اوصاف محامد کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثنا دنیا میں سب سے بڑھ کر زیادہ توالی اور تواتر کے ساتھ کی جائے گی آپ "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو "مقام محمود" پر متمکن فرمایا۔

لہٰذا زبان و قلم دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ بیان کرتے رہیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت بے حد عظیم پہلو دار اور جامع ہے۔ لہٰذا اس کے نئے نئے گوشوں کا سراغ ملتا رہے گا اور دنیا اس سے مستفید ہوتی رہے گی۔

چنانچہ آج دوست و دشمن فضا و ہوا اور کائنات کا ذرہ ذرہ اس بات پر گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے بعد سب سے زیادہ مدح و ثنا مکہ کے دریتیم آمنہ کے لال اور گنبد خضرا کے مکین ہی کی ہوتی ہے۔

سلام اس پر زمانہ جس کی دربانی پہ مرتا ہے۔
سلام اس پر ثنا جس کی خدا خود آپ کرتا ہے۔

نہ صرف جن و انس بلکہ خود اللہ تعالیٰ آپ پر سلام و درود بھیجتے ہیں۔ دنیا میں جس عقیدت کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر جمیل ہوتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجا جاتا ہے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا چرچا ہے اس کی کہیں مثال نہیں ملتی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی میں وہ محبوبیت اور کشش ہے جو دوسرے کسی نام میں نہیں۔ آج دنیا میں جس نام کو عزت و محبت اور کثرت سے لیا جاتا ہے وہ صرف اور صرف اسم پاک "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

آخر آمنہ کے لال کے سوا وہ کون ہے جس کا مقدس نام آج اربوں اشخاص کی زبانوں پہ جاری اور قلوب میں ساری ہے۔ اور جس کی بارگاہ قدس میں ہر لمحہ ہر گھڑی درود و سلام کی لاتعداد ڈالیاں مخلوق خدا اور

> **آپؐ نے اسلام کے راستے میں ہر قسم کی تکلیفیں اور مصائب جھیلے**
>
> **مختصر لفظوں میں کہا جاسکتا ہے کہ محمدؐ کے معنی مجموعہ خوبی ہے**

خود خالق ارض و سما کی طرف سے بھیجی جاتی ہیں۔ کائنات کا وہ کون سا حصہ ہے اور دن رات کا وہ کون سا لمحہ جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ سلام و درود نہ بھیجتا ہو! مکہ کے دریتیم کے علاوہ وہ کون ہے جس کی قربت شاہانہ مساجد کے بلند ترین میناروں سے مخلوق خدا کے کانوں میں رس گھول رہی ہے۔ گنبد خضرا کے مکین کے بغیر وہ کون ہے جس کی سیرت پاک انسانی زندگی کے ہر لمحہ و ہر ساعت میں اور ہر درجہ اور ہر مقام پہ رہنما ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک سب کے لئے آنکھوں کے نوروں کے سرور اور نسل انسانی کے نجات دہندہ ہیں۔

پھر اس مجموعہ خوبی اور مخلوق کامل کے سوا جس کا نامی اسم گرامی "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم ہے کون ہے جو اپنے افعال میں محمود اور تعلیم میں محمود ہے۔ جس کی رفعت فرش سے عرش تک ملی ہوئی ہے اور جس کی تعلیم کی وسعت بر و بحر پر چھائی ہوئی ہے۔ بے شک وہ ذات گرامی "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اسم بھی "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور مسمی بھی "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور محمد کو اس ذات جمالیوں کے ساتھ نسبت خاص ہے۔

پاک ہے وہ اللہ رب العزت جس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا پاک نام رکھا اور پاکیزہ ہے وہ نبی جسے اس کے معبود نے ایسی خوبیوں اور فضیلتوں سے آراستہ کیا۔

کائنات حسن جب پھیلی تو لامحدود تھی۔
اور جب سمٹی تو تیرا نام ہوکر رہ گئے۔

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
میرے نام کے ساتھ نام رکھ لیا کرو اور جس کے تین بچے پیدا ہوئے اور اس نے ان میں سے کسی ایک کا نام بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر نہ رکھا وہ اس برکت سے محروم رہا۔

امام مالکؒ نے فرمایا ہے کہ اہل مکہ کے یہاں یہ بات مشہور ہے کہ جس گھر میں "محمد" نام والا ہوتا ہے وہ گھرانہ پھلتا پھولتا ہے اور ان کو اور ان کے پڑوسیوں کو رزق زیادہ دیا جاتا ہے۔

(الشفا ج۔۱)

چنانچہ بعض خاندانوں میں تو مسلسل "محمد" ہی نام رکھا جاتا ہے اور رکھا گیا ہے جیسا کہ تونس کے ایک عالم باعمل کا نام۔

ایمن ابوالبرکات "محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد (۱۳ پشت تک "محمد" ہی تھا) نے مدینہ منورہ میں کافی زمانہ گزارا۔ جب وہاں سے جانے کا ارادہ کیا تو سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں فرمایا:۔

بعض عشاق نے جو اموات کے لئے بھی قبرستان میں اس عظمت اور وقار کو شان امتیاز دے کر محمد والوں کے لئے علیحدہ قبرستان بنائے ہیں۔ سمرقند کے شہر مارسکرو میں میں ایک قبرستان ہے جس کا نام تربۃ المحمدین ہے یعنی قبرستان میں صرف ان ہی اموات کو دفن کیا جاتا ہے جن کا نام محمد ہو۔ چنانچہ چھٹی صدی ہجری تک اس قبرستان میں چار سو سے زیادہ صاحب تصنیف علماء اور اہل علم مدفون تھے۔ جب ۵۹۳ھ میں شیخ الاسلام برہان الدین مرغینانی صاحب ہدایہ کا انتقال ہوا تو

ان کو بھی اس قبرستان میں دفن کرنے کی اجازت نہ دی گئی ان کے نام میں تو محمد کا مبارک کلمہ نہیں تھا۔ چنانچہ ان کو قریب ہی اس قبرستان کے باہر دفن کیا گیا۔ (الجواہر ج ا صـ مقدمۃ الہدایہ صـ ۲)

قاضی عیاضؒ نے روایت فرمایا ہے کہ قیامت کے دن ایک اعلان ہوگا جس کے نام میں "محمد" کا کلمہ موجود ہے وہ جنت میں چلا جائے۔

(الشفا ج ۱- صـ ۱۰۹)

جس قدر قلبی محبت سے اور ارادات سے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی لیا جاتا ہے اس قدر کسی بھی انسان کا خواہ وہ کسی بھی درجہ اور مقام کا مالک ہو آج بھی نہیں لیا جاتا ہے۔ سچے مسلمان کا تو دل حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینے سے باغ باغ ہو جاتا ہے اور وہ یہ نام مبارک اور اس پر درود شریف پڑھنے سے نہیں تھکتا۔ حتیٰ کہ قبر میں جب سچے مسلمان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھا جائے گا تو وہ تین بار یوں کہے گا۔ محمد، محمد، محمد، (صلی اللہ علیہ وسلم) حالانکہ ایک بار کہنا بھی کافی ہو سکتا تھا مگر اس اسم مبارک کے تین بار کہنے کی وجہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی کے فرزند شاہ نور الحقؒ نے یہ فرمائی ہے مسلمان اس مبارک نام کو تین بار کہے گا یا تو تاکید کے لئے اور یا اس لئے کہ اسے اپنے محبوب کا نام لینے میں ایمانی لذت حاصل ہوگی۔

ایک مسلمان کے لئے لفظ "اللہ" کے بعد تمام ذخیرۂ الفاظ میں سے اہم لفظ "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ہمارے اسلاف کہاں تک ادب کرتے تھے ملاحظہ فرمائیں

"اس نے دربار جانا چھوڑ دیا تو بیوی بچوں کو بڑی فکر ہوئی۔

مشہور مثل ہے:-

کہ پانی میں رہ کر مگرمچھ سے دشمنی نہیں رکھی جا سکتی اور درباری بادشاہ سے بگاڑ پیدا کر کے سکون سے نہیں رہ سکتے پھر بادشاہ بھی وہ جو مطلق العنان ہو۔ اسی لئے بیوی بچوں کی پریشانی روز بروز بڑھتی جا رہی تھی تین دن گذرے تو آخر اس اللہ کے بندے نے بہت سوچ سمجھ کر پھر دربار کا رخ کیا۔ بیوی نے کہا اللہ کا شکر ہے تین ہی دن میں تم سنبھل گئے شوہر نے کہا نیک بخت کیا کروں مجبور ہوں اللہ کے رسول کا حکم بھی ہے کہ تین دن سے زیادہ کسی سے بات کرنا نہ چھوڑو۔ میں تین دن سے زیادہ تعلقات توڑ کر نہیں بیٹھ سکتا۔

یہ شوہر صاحب تھے تو درباری اور بگڑ بیٹھے تھے اپنے آقا و بادشاہ سے۔ درباریوں اور حاکموں کے خوشامدیوں میں یہ طنطنہ کہاں دیکھنے میں آتا ہے۔ وہ تو حکمرانوں کا جھوٹا نوالہ کھانے والے بے حیا اور موقع پرست ہوتے ہیں، ان میں خودداری ہو تو وہ درباری نہ ہوں۔ لیکن کہیں کہیں بات بالکل جدا بھی ہوتی ہے۔ یہ جس بادشاہ کے دربار کا تذکرہ ہے وہ بھی اللہ سے ڈرنے والا تھا اور اس کے مصاحب بھی اللہ سے ڈرنے والے تھے۔ جہاں دوستی بھی اللہ کے لئے اور دشمنی بھی اللہ کے لئے ہو تو وہاں بڑا پاکیزہ ماحول ہوتا ہے۔

یہ جو درباری اپنے بادشاہ سلامت سے ناراض تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ ایک دن دربار میں آقائے ولی نعمت نے اسے بلانا چاہا تو اس کا نام لینے کے بجائے ایک فرضی نام سے اسے پکارا تاج الدین تاج الدین کی تکرار ہوئی تو اس نے پلٹ کر بادشاہ کی طرف دیکھا یہ معلوم کرنے کے لئے کہ اس اجنبی نام کا درباری کون ہے لیکن اشارہ اسی کی طرف تھا وہ تعمیل حکم میں فوراً بادشاہ کے قریب پہنچ گیا۔ حکم بجا کر وہ گھر لوٹا تو تین دن تک دربار جانے کے لئے اس کا دل نہ چاہا۔ اسے بڑی شدت سے اپنی رسوائی کا احساس تھا۔ آدمی وضعدار ہو تو بڑے رکھ رکھاؤ کا ہوتا ہے خود بھی دوسروں کا بڑا خیال رکھتا ہے۔

ارض ہند پر جتنے مسلمان حکمران گذرے ہیں ان میں سے ایک وہی ناصر الدین جیسے تھے التمش کا یہ بیٹا مہمات سلطنت کی انجام دہی میں بھی طاق تھا اور اطاعت و بندگی کا بھی پورا تھا کیوں نہ ہوتا آخر التمش جیسے تہجد گذار حکمران وقت کا فرزند دلبند تھا۔ یہ وہی ناصر الدین ہے جو کلام ربانی کی کتابت کر کے گذارہ کیا کرتا تھا اور اقلیم ہند زیر نگین ہونے کے باوجود سرکاری خزانے سے ایک پائی اپنے اوپر خرچ نہ کرتا تھا یہ سال چھ مہینے کی بات نہیں بائیس سال کا قصہ ہے۔ ملکہ خود پکاتی، سیتی، پروتی جھاڑو دیتی، برتن مانجھتی گھر کے سارے کام کرتی تھی۔

ناصر الدین جیسے بادشاہ وقت کا درباری جب تین دن تک غیر حاضر رہا تو بادشاہ کو بھی فکر لاحق ہوئی۔ جس دن مصاحب آیا تو پوچھا۔

کیا بات ہے! کیوں حاضر نہ ہو سکے؟

جواب ملا!

شاہا!

اس دن آپ نے تاج الدین کہہ کر پکارا تو مجھے خیال ہوا کہ آپ خفا ہیں اور مجھے میرے نام سے بھی نہیں بلانا چاہتے۔ پچھلے تین دن پریشانی میں گزرے پھر بھی آپ کی خفگی کا سبب معلوم نہ ہو سکا۔

ناصر الدین نے کہا واللہ!

میں تم سے ناراض نہیں ہوں میں اس وقت باوضو نہ تھا۔ اس لئے مناسب نہ معلوم ہوا کہ تمہارا مقدس نام اپنی زبان پر لاؤں۔ تاریخ فرشتہ میں ہے ان درباری بزرگ کا نام تھا "محمد"۔

نام کا احترام ادب لازمی ہے۔ لفظ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انگریزی میں مخفف کر کے لکھنے کا رواج فرنگی سازش ہے۔ MOHAMMED کی بجائے MOHD یا M۔ ایک مہمل اور بے معنی لفظ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو ایک مہمل اور بے معنی لفظ میں تبدیل کر دینا کسی مسلمان کے لئے ہرگز روا نہیں۔ نام پورا لکھنا چاہئے اس میں بخل سے کام نہیں لینا چاہئے۔ جو مہمل اور بے معنی لفظ لکھے اس کو منع کریں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر صـ کا نشان کافی نہیں بلکہ پورا درود شریف لکھنا چاہئے اس میں کسی بخل سے کام نہیں لینا چاہئے۔ ہماری تحریر سے درود شریف کی اہمیت زیادہ ہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس نام لکھا جائے تو پورے اہتمام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا چاہئے

؎ جب ان کا ذکر ہو دنیا سراپا گوش ہو جائے
جب ان کا نام آئے مرحبا صلی علیٰ کہئے۔

●●

معجزاتِ مقدس

خاتم النبیین رسول اکرمؐ کی حیات کا روح پرور پہلو

صاحبزادہ حکیم تاج محمود بٹ' لاہور

گونگا بچہ باتیں کرنے لگا

حجۃ الوداع کے موقع پر ایک عورت اپنے بچے کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا بچہ کوئی بات نہیں کرتا۔ آنحضورؐ نے پانی منگوا کر ہاتھ دھویا اور کلی کی اور فرمایا کہ اس پانی میں سے کچھ اس بچے پر چھڑک دو اور کچھ اسے پلا دو۔ دوسرے سال وہ عورت آئی تو اس نے بیان کیا کہ اس پانی کی برکت سے بچہ خوب باتیں کرنے لگا۔

(سنن ابن ماجہ)

پیدائشی گونگا باتیں کرنے لگا

کی بن عطیہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک نوجوان کو لایا گیا جو پیدائشی گونگا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا۔ لڑکے میں کون ہوں؟ اس نے فوراً جواب دیا۔ آپؐ رسول اللہ ہے۔

(بیہقی)

شدید زخمی آنکھ فوراً" ٹھیک ہو گئی

حضرت قتادہ بن نعمانؓ غزوہ احد میں داد شجاعت دے رہے تھے کہ ناگہاں دشمن کا ایک تیر ان کی آنکھ میں پیوست ہو گیا اور آنکھ رخسار پر بہہ آئی۔ ان کو حضورؐ کے سامنے لایا گیا تو آپؐ نے باہر نکلی ہوئی آنکھ کو اپنے دست مبارک میں پکڑ کر ان کے خانہ چشم میں رکھ دیا وہ آنکھ اسی وقت ٹھیک ہو گئی بلکہ پہلے سے زیادہ روشن اور خوبصورت ہو گئی۔ حضرت قتادہ کی اولاد ہمیشہ اس بات پر فخر کیا کرتی تھی کہ ان کے جد کی آنکھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے ٹھیک ہوئی۔

(بیہقی' محمد بن اسحاق)

مرض استسقاء دور ہو گیا

ابن ملاعت الدحنہ مرض استسقاء میں گرفتار ہو گئے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں قاصد بھیجا اور دعا کی درخواست کی۔ آنحضرتؐ نے ایک مٹھی مٹی لے کر اس میں اپنا لعاب دہن ملا دیا اور قاصد کو دے کر فرمایا کہ اسے پانی میں گھول کر مریض کو پلا دینا۔ قاصد نے واپس جا کر ایسا ہی کیا اور ابن ملاعت جن کی حالت نازک ہو چکی تھی بالکل اچھے ہو گئے۔

(ابو نعیم' واقدی)

نابینا صحابی کی بینائی واپس آ گئی

حضرت حبیب بن فدیکؓ کے باپ کی آنکھوں میں پھولا پڑ گیا اور وہ بالکل بصارت سے محروم ہو گئے۔ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے ان کی آنکھوں پر دم کیا۔ اسی وقت ان کی آنکھیں ٹھیک ہو گئیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے انہیں اسی (۸۰) برس کی عمر میں سوئی میں دھاگہ ڈالتے دیکھا۔

(بیہقی' طبرانی' ابن شیبہ)

بلا دور ہو گئی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ سفر میں تھے۔ راستے میں ایک عورت اپنے کمسن بچہ کو لے کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ اس بچے کو دن میں کئی بار کسی بلا کا دورہ پڑتا ہے۔ نبی کریمؐ نے بچہ کو کجاوہ کے سامنے بٹھا کر تین بار فرمایا۔ اے خدا کے دشمن نکل میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس کے بعد وہ عورت بچے کو لے کر چلی گئی۔ کچھ عرصہ بعد وہ دو دنبے لے کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی قسم پھر بچے کو کبھی اس بلا کا دورہ نہیں پڑا۔ یہ دو دنبے ہدیتاً" قبول فرمایئے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دنبہ قبول فرمایا اور دوسرا واپس کر دیا۔

(مسند احمد بن حنبل' یعلی بن مرۃؓ)

علی مرتضیٰؓ کی آنکھوں کی تکلیف پلک جھپکتے ٹھیک ہو گئے

غزوہ خیبر کے موقع پر جب مشہور یہودی سردار مرحب

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ کی سزا

قاضی محمد اسرائیل گرنگی

قال اللہ تبارک و تعالیٰ۔

"ملعونین اینما ثقفوا اخزوا و قتلوا تقتیلا۔"

(سورۃ الاحزاب آیت ۶۱)

"وہ ملعون ہیں' جہاں پائے جائیں' انہیں پکڑ لیا جائے اور انہیں قتل کیا جائے۔"

خالق کائنات نے قرآن پاک میں بارہا سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب و احترام کا حکم دیا ہے۔ صورت حال یہ ہے کہ خود اللہ پاک نے پورے قرآن پاک میں کسی جگہ بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دو ناموں محمدؐ اور احمدؐ کو لے کر خطاب نہیں فرمایا بلکہ آپؐ کے القاب مبارک لے کر خطاب فرمایا اور کائنات کے تمام انسانوں کو آپؐ کی توقیر اور تعظیم کرنے کا حکم فرمایا۔ اسی طرح آپؐ کی ایذا رسانی سے منع فرمایا اور ایذا رسانی کو حرام قرار دیا اور گستاخ کی سزا کو بھی بیان فرمایا۔ اب سب سے پہلے قرآن پاک ہی کی تین آیات کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے۔

گستاخ رسول کے لئے دردناک عذاب

"اور جو لوگ بدگوئی کرتے ہیں اللہ کے رسولؐ کی ان کے لئے عذاب ہے دردناک۔" (ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)

(سورۃ التوبہ آیت ۶۱ پارہ ۱۰)

ے کریں برداشت ہم توہین انؐ کی
ہیں عاصی پر نہ اتنے بے وفا ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہ دو

"اور تم کو نہیں پہنچتا کہ تکلیف دو اللہ کے رسولؐ کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو اس کی عورتوں سے اس کے پیچھے کبھی۔" (ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)

(سورۃ الاحزاب آیت ۵۳ پارہ ۲۲)

ے جن کا خون غازہ ناموس پیغمبر ٹھہرا
ان شہیدوں کے لئے لعل و گوہر لے کے چلو

رسولؐ کے گستاخ کے لئے ذلت کا عذاب

"جو لوگ ستاتے ہیں اللہ کو اور اس کے رسولؐ کو ان کو پھٹکارا اللہ نے دنیا میں اور آخرت میں اور تیار رکھا ہے ان کے واسطے ذلت کا عذاب۔" (ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)

(سورۃ الاحزاب آیت ۵۷ پارہ ۲۲)

ے ناموس رسالت کے نگہدار ہمیں ہیں
جان بیچ کے جنت کے خریدار ہمیں ہیں

کا قلعہ سخت کوششوں کے باوجود سر نہ ہوسکا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰؓ کو بلانے کا حکم دیا۔ حضرت علیؓ آشوب چشم میں مبتلا تھے اور آنکھوں میں ایسی سخت تکلیف تھی کہ کسی کے سہارے کے بغیر چلنا بھی مشکل تھا۔ حضرت سلمہ بن اکوعؓ ان کا ہاتھ پکڑ کر آنحضورؐ کی خدمت میں لے آئے۔ حضورؐ نے اپنا لعاب دہن حضرت علیؓ کی آنکھوں میں لگا دیا اور دم کردیا ان کی آنکھیں اسی وقت اچھی ہوگئیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انہیں کبھی آشوب ہوا ہی نہیں۔ اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں علم عطا فرمایا اور اللہ تبارک تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر قلعہ فتح کرادیا۔

گونگا لڑکا ٹھیک ہوگیا

ام جندبؓ روایت کرتی ہیں کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس عورت کے ساتھ ایک لڑکا بھی تھا جو کہ باتیں نہیں کرتا تھا نبی کریمؐ نے اس لڑکے کے منہ میں پانی کی کلی ڈال دی اور دونوں ہاتھ دھو کر ان کا دھوون اس عورت کو دیا کہ لڑکے کو پلا دے اور دونوں آنکھوں میں لگا دے چنانچہ اس عورت نے ایسا ہی کیا وہ لڑکا فوراً" اچھا ہوگیا اور باتیں کرنے لگا۔ پھر وہ لڑکا ایسا عقل مند ہوا کہ لوگ اس پر رشک کرتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ)

نسیان کا مرض جاتا رہا

حضرت عثمان بن ابی العاصؓ طائف کے عامل تھے۔ ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز پڑھتا ہوں تو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کیا پڑھتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینہ پر ہاتھ مارا اور منہ میں دم کیا ان کا مرض بالکل دور ہوگیا۔

(ابن ماجہ)

حافظہ کی کمزوری ٹھیک ہوگئی

ایک دفعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قرآن یاد کرتا ہوں لیکن بھول جاتا ہوں۔ آنحضورؐ نے انہیں ایک دعا بتائی اور فرمایا کہ نماز پڑھ کر یہ دعا مانگا کرو۔ حضرت علی المرتضیٰؓ نے کچھ مدت بعد حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے چار چار آیتیں یاد کرتا تھا۔ اب چالیس چالیس آیتیں یاد ہوجاتی ہیں۔ پہلے بات حافظہ سے اتر جاتی تھی اب ذرا ذرا سی چیز یاد رہتی ہے۔

(ترمذی' مستدرک حاکم)

اندھے صحابی بینا ہوگئے

ایک دفعہ ایک نابینا صحابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یارسول اللہ دعا فرمائیں کہ میں بینا ہوجاؤں۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا اٹھ وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھ اور پھر صدق دل سے دعا مانگ۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور ان کی آنکھیں کو رو سی یوں کھل گئیں کہ گویا کبھی نابینا ہی نہیں تھے۔

(ترمذی' نسائی' عثمان بن حنیفؓ معجزات سرور کونین)

وہ رسولِؐ آخریں ازہر ہمارے ہوگئے

غلام رسول ازہر

آپ جب ہم کو ہماری جاں سے پیارے ہوگئے
دین و دنیا کے ہمارے کام سارے ہوگئے
لحظہ لحظہ آپ سے قربت متاعِ جاں بنی
لحظہ لحظہ شاہِ خوباں پھر ہمارے ہوگئے
رحمت للعالمین ہیں آپ ہیں رحمت لقب
آپ کی رحمت سے بیڑے پار سارے ہوگئے
ہم کہ تھے منجدھار میں، طوفاں زدہ بے آسرا
دیکھتے ہی دیکھتے طوفاں کنارے ہوگئے
گنبدِ خضریٰ سر افلاک پھر آیا نظر
چار سو انوارِ رحمت کے نظارے ہوگئے
وادیٔ امکاں میں پھر شاخِ امل کے سارے پھول
کھل اٹھے ہیں اور کیسے پیارے پیارے ہوگئے
پھر مکاں سے لامکاں تک راستے سب کھل گئے
پھر عروجِ آدمیت کے اشارے ہوگئے
"اک عرب نے آدمی کا بول بالا کردیا"
اک عربؐ سے آدمی سارے ہمارے ہوگئے
تفرقۂ نسل و نسب اوطان ملت کا مٹا
دشمنوں میں دوستی اور بھائی چارے ہوگئے
ایک ہی دودہ آدم، ایک ہی سب کا خدا
ایک سب کا رنگ خوں ہے ایک سارے ہوگئے
پھر مساوات و اخوت، عدل و احساں حریت
اور تقویٰ زندگی کے استعارے ہوگئے
ساتھیوں میں جس کے سب ایکتا، جری شیرانِ غاب
جس کے پر تو سے سبھی ذرے ستارے ہوگئے
تولتا تھا بات کو جب بولتا تھا لفظ لفظ
اور پھر الفاظ سارے شاہ پارے ہوگئے
دیکھنے کو جو کہ امی تھا، بظاہر بے پڑھا
پہ معلم جس کے پیروکار سارے ہوگئے
حامل قرآں وہی ہے صاحب وحی عظیم
جس کی ہر آیت پہ دل کے تیس پارے ہوگئے
وہ غریبوں، بے کسوں اور بے نواؤں کے کفیل
اور دکھیاروں، یتیموں کے سہارے ہوگئے
سب محاسن، سب خزائن، سب فضائل کے امیں
وہ رسولِ آخریں ازہر ہمارے ہوگئے
جن کی لو میں رات دن آنکھیں مری ہیں اشکبار
اور روتے روتے آنسو سرخ دھارے ہوگئے
کب ملے اذن حضوری کب بلاتے ہیں حضورؐ
کب کہیں ازہر کہاں ہو تم ہمارے ہوگئے
ازہر خستہ غلام ابن غلامانِ رسول
تجھ پہ قرباں فاش جس پر راز سارے ہوگئے

خَتمِ نُبُوّة

از۔ مولانا محمد تقی امینی

رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا میرے بعد اب نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی مسند احمد

ختم نبوت

نورانی دنیا سے یہ فیض اللہ کی معرفت و جوہر انسانیت کی تربیت و پرورش کے لئے تھا جس کے قویٰ و خواص ابتداء "خام حالت میں تھے (جس طرح سونا کان سے نکل کر خام حالت میں ہوتا ہے) پھر بتدریج اس پروگرام کے ذریعہ ان میں پختگی و توانائی آتی رہی اور جب اس جوہر کی صلاحیت "مطلوبہ سرفرازیوں" کے لئے ابھر آئی تو فیض رسانی کے سلسلہ کو بند کردیا گیا کیونکہ اگر اس کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہتا تو انسان نورانی دنیا کی فیض رسانی پر اعتماد بھروسہ کرکے مخفی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کی جدوجہد میں مصروف نہ ہوتا اور تعمیر و ترقی کی وہ نوع وجود میں نہ آتی جو سلسلہ ختم ہونے کے بعد وجود میں آئی۔ جیسا کہ ختم نبوت سے قبل ہر اہم کام کے لئے رسول اور نبی کا انتظار قوموں کے حالات و واقعات سے ثابت ہے۔

تاریخ انسانی کے دو بڑے حصے

اس طرح جوہر انسانیت کی خامی و پختگی کے لحاظ سے تاریخ انسانی دو بڑے حصوں میں منقسم ہے۔

۱۔ قبل ختم نبوت۔

۲۔ بعد ختم نبوت۔

قبل ختم نبوت

قبل ختم نبوت جوہر انسانیت کی خامی بتدریج دور کی جاری تھی۔ اس لئے ہر قوم و گروہ میں رسول و نبی آتے رہنا ناگزیر تھا اور ان میں کسی بھی تعلیم کو بقاء و استحکام نہ حاصل ہونا لازمی تھا۔ اگر پختگی سے پہلے رسول و نبی کا سلسلہ بند کردیا جاتا یا ان میں کسی کی تعلیم کو بقاء و دوام کی سعادت حاصل ہوتی تو جوہر انسانیت کو پختگی نہ میسر آتی اور موجودہ خامی کو استقرار و جماؤ حاصل ہوجاتا پھر خلافت و نیابت کا وہ تصور نہ ابھرنے پاتا جو ختم نبوت کے بعد ابھرا۔

بعد ختم نبوت

بعد ختم نبوت میں خامی دور کرنے کا مرحلہ ختم ہوچکا تھا۔ اب پختگی و توانائی کے بعد صلاحیتوں کی "ضابطہ بندی" کا مرحلہ تھا۔ جس کے لئے مختلف رسولوں اور نبیوں کا آتے رہنا یا تعلیمات میں ردوبدل کرتے رہنا دونوں سخت مضر تھے۔ اس بناء پر صلاحیتوں کی "ضابطہ بندی" کے لئے ایک رسولؐ اور اس کی تعلیم کو جامع و کامل بنا کر بقاء و دوام کی سعادت سے نوازا گیا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جوہر انسانیت میں نورانی و حیوانی بنیادوں کے درمیان تجاذبی قوت کی ایک حد مقرر ہے جو دونوں کی طبعی خصوصیات پر مبنی ہے پختگی کے بعد اس حد میں اضافہ نہیں کیا جاسکتا۔ ورنہ خلافت و نیابت کی صلاحیتوں کا نظام درہم برہم ہوجائے گا۔ جس طرح لوہے کے ٹکڑے میں خارجی مقناطیسی میدان کے ذریعے لوہائی مقناطیسیت پیدا کرنے میں ایک ایسی حد آتی ہے کہ پیدا شدہ مقناطیسیت میں مزید اضافہ نہیں کیا جاسکتا خواہ خارجی مقناطیسی میدان میں کتنا ہی اضافہ کیوں نہ کیا جائے۔ ختم نبوت پر جو پروگرام دیا گیا وہ اس حد کے لحاظ سے نہایت جامع و کامل ہے کہ حد کو اپنی جگہ رکھتے ہوئے اس پر مزید اضافہ کی گنجائش نہیں ہے اور حد کو بدل دینے میں خلافت و نیابت کا نظام درہم برہم ہوتا ہے۔ اس لئے رسالت و نبوت کو ختم کردیا گیا اور مزید فیض رسانی کا سلسلہ روک دیا گیا۔

ختم نبوت سے متعلق آیتیں

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین و کان اللہ بکل شی علیما۔

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہے مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

عربی لغت و محاورے میں ختم کے معنی بند کرنے، مہر لگانے، ختم کردینے اور کام سے فارغ ہوجانے کے ہیں۔ مثلاً"

ختم الاناء	برتن کا منہ بند کردیا۔
ختم الکتاب	خط پر مہر لگادی۔
ختم علی القلب	دل پر مہر لگادی۔
ختم الشی (بلغ اخرہ)	شی کے آخر تک پہنچ گیا۔
ختم القوم (اخرھم)	قوم کا آخری آدمی۔
ختم العمل (فرغ من العمل)	کام سے فارغ ہوگیا۔

(اقرب الموارد، لسان العرب، قاموس وغیرہ)

عربی زبان کی ہر مستند لغت میں ختم اور خاتم کے یہی معنی ہیں۔ پھر جوہر انسانیت میں تجاذبی قوت کی مقررہ حد لوگوں کو معلوم نہ تھی۔ اس لئے و کان اللہ بکل شی علیما کے ذریعہ ہر قسم کے شکوک و شبہات کو ختم کردیا گیا کہ اللہ ہر چیز کو جاننے والا اور ختم نبوت کے وقت کو بھی وہی جانتا ہے کہ اس کا کیا وقت ہے؟

ختم نبوت جس رسولؐ پر ہوا وہ روئے زمین کے تمام انسانوں کا رسول ہے۔ ہر قوم ہر گروہ کے لئے علیحدہ رسول و نبی کی ضرورت نہیں رہی۔ قرآن حکیم میں ہے۔

وما ارسلنک الا کافۃ للناس بشیرا و نذیرا و لکن اکثر الناس لا یعلمون۔

ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے خوشی اور ڈر سنانے والا رسول بنا کر بھیجا لیکن اکثر لوگ (اس حقیقت سے) واقف نہیں۔

(سباع ۳)

قل یایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا الذی لہ ملک السموت والارض۔

آپؐ کہہ دیجئے اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسولؐ ہوں جس کے لئے آسمان و زمین کا ملک ہے۔

متعلقہ حدیثیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف آیتوں سے مقویت حاصل کرکے فرمایا۔

"بنی اسرائیل کی قیادت انبیاء کرتے تھے۔ جب کسی نبی کا وصال ہوجاتا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہوتا تھا مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا بلکہ خلفاء ہوں گے۔"

(بخاری)

ختم نبوت جس رسولؐ پر ہوا وہ روئے زمین کے تمام انسانوں کا رسولؐ ہے

"میری اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک عمارت بنائی اور خوب حسین و جمیل بنائی مگر ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ چھوٹی ہوئی تھی۔ لوگ اس عمارت کے گرد چکر لگا کر دیکھتے اور اس کی خوبی پر اظہار حیرت کرتے ہوئے کہتے تھے کہ اس جگہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔"

(بخاری)

اس مضمون کی کئی حدیثیں مسلم میں بھی ہیں اور آخری حدیث میں یہ الفاظ ہیں۔

"پس میں آیا اور میں نے انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا۔"

(مسلم)

ایک حدیث میں فرمایا۔

"رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ میرے بعد اب نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔"

(مسند احمد)

"ہر خاص نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور میں ہر سیاہ و سرخ کی طرف بھیجا گیا ہوں۔"

(مسلم)

"میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں اور میرے اوپر نبیوں کا سلسلہ ختم ہو گیا۔"

(مسلم)

ختم نبوت پر فیض رسانی

ختم نبوت پر جو فیض رسانی کی گئی وہ چونکہ مقررہ حد پر پہنچنے کے بعد ہے اس بناء پر صلاحیتوں کی ضابطہ بندی کے لحاظ سے کامل و مکمل ہے اب اس میں کوئی تبدیلی نہ ہو گی۔

قرآن حکیم میں ہے۔

"آپ کے رب کی سچائی اور انصاف کی باتیں کامل ہو گئیں۔ اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں۔"

(الانعام ع۱۴)

"آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تمہارے لئے اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کر لیا۔"

(المائدہ ع۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"میں نبیوں پر چھ چیزوں میں فضیلت دیا گیا ہوں۔ ان میں ایک یہ ہے کہ "جوامع الکلم" مجھے عطا ہوا۔"

(مسلم)

دوسری روایت میں ہے۔

"میں "جوامع الکلم" کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔"

(مسلم)

"جوامع الکلم" سے مراد آسان و مختصر الفاظ جن میں کثیر معانی پائے جائیں۔

(نووی)

ابن قیم کہتے ہیں۔

جوامع الکلم وہ عام کلی الفاظ جو اپنے تمام افراد کو شامل ہوں۔

(ابن قیم، اعلام الموقعین ج۱)

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امور خیر کے فواتح (سرچشمے) اور امور خیر کے جوامع (مجموعے) کی تعلیم دی گئی۔

(مسند احمد)

اس فیض پر رسول اللہؐ کی شہادت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس فیض (پروگرام) پر "شاہد" بنا کر بھیجا گیا۔

"اے نبی! ہم نے آپ کو بھیجا گواہ بنا کر بشارت دینے والا ڈرانے والا اللہ کے حکم سے اس کی طرف دعوت دینے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا۔"

(احزاب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام شہادت پر کھڑا کر دینا اپنے اندر بڑی معنویت رکھتا ہے۔ یہ شہادت فہم و ادراک سے قول و عمل سے دنیا و آخرت میں ہر جگہ مراد ہے چنانچہ نماز کے بعد آپ فرمایا کرتے تھے۔

"میں گواہ ہوں کہ تو رب ہے تنہا ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے، میں گواہ ہوں کہ محمدؐ تیرا بندہ اور تیرا رسول ہے۔ میں گواہ ہوں کہ سب بندے بھائی بھائی ہیں۔"

(مسند احمد عن زید بن ارقم)

آخرت کے بارے میں ہے۔

"میں تم سے پہلے جانے والا ہوں اور تم پر گواہ ہوں۔"

(بخاری)

"جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے محمدؐ کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان فرق کرنے والے ہیں۔"

(بخاری)

شاہد علی الشاہد کی حیثیت

"اس شہادت" کو جن لوگوں نے اپنی زندگی میں رچایا اور بسایا ان کو بھی "شاہد" بنایا گیا جن کی حیثیت "شاہد علی الشاہد" کی ہے۔

قرآن حکیم میں ہے۔

"تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور "تم" لوگوں پر گواہ ہو۔"

(الحج ع۱۰)

"اسی طرح ہم نے تم کو معتدل وقت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ ہو۔"

(البقرہ ع۱۷)

اس "شاہد" کو جس قدر فضیلت و برتری حاصل ہے وہ "مقام شہادت" کی بناء پر ہے۔ جیسا کہ فرشتوں نے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک مثال کے ذریعہ سمجھایا۔

"فرشتوں نے کہا کہ تمہارے اس صاحب (رسولؐ) کی ایک مثال ہے اس کو بیان کرو۔ وہ مثال یہ ہے کہ کسی نے گھر بنایا اور اس میں دستر خوان چنا اور کھانے کے لئے بلانے والے کو بھیجا۔ جس نے داعی کی بات قبول کی وہ گھر میں داخل ہوا اور دستر خوان سے کھایا اور جس نے نہیں قبول کیا نہ وہ گھر میں داخل ہوا اور نہ دستر خوان سے کھایا۔ کہا انہوں نے کہ دار سے مراد جنت ہے اور داعی سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔"

(بخاری)

دوسری جگہ ہے۔

"تم ستر بڑی امتوں کے تمام کرنے والے ہو۔ اللہ کے نزدیک تم ان میں سب سے بہتر اور معزز ہو۔"

(ترمذی)

درک و بصیرت کا حکم

مقام شہادت ہی کی بناء پر اس پروگرام میں درک و بصیرت حاصل کرنے کا حکم دیا گیا کہ اس کے بغیر فرائض کی ادائیگی کی کوئی شکل نہیں ہے۔

"کیوں ایسا نہ کیا گیا کہ مومنوں کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکل آئی ہوتی جو دین پر تفقہ حاصل کرتی اور جب وہ اپنے گروہ میں واپس جاتی تو لوگوں کو (جہل و غفلت کے نتائج سے) ہوشیار کرتی تاکہ لوگ برائیوں سے بچیں۔"

(التوبۃ ع۱۵)

تفقہ فی الدین (دین میں فہم و بصیرت) کے لئے رسمی علم کافی نہیں ہے بلکہ وہ فہم و فراست درکار ہے جو عقل و قلب دونوں کے آمیزہ سے تیار ہوتی ہے۔ اس کے بغیر مذکورہ مقام شہادت نہیں حاصل ہو سکتا۔ دین میں تفقہ اللہ کی بڑی نعمت ہے جو ہر کسی کو نہیں حاصل ہوتی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"جس شخص کے ساتھ اللہ خیر کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین میں تفقہ (بصیرت) عطا فرماتا ہے۔ میں (علم کو) تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ سمجھا دیتا ہے۔"

ایک موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔

"لوگ تمہارے پاس مختلف اطراف سے دین میں تفقہ حاصل کرنے کے لئے آئیں گے۔ جب وہ آئیں تو ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو، یہ میری وصیت ہے۔"

(بخاری و مسلم)

علماء' انبیاء کے وارث

مقام شہادت ہی کی بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علماء کو انبیاء کا وارث قرار دیا اور عالم کی عابد پر فضیلت بیان فرمائی۔

"عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر۔ علماء' انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء دینار اور درہم کے وارث نہیں بناتے وہ علم کے وارث بناتے ہیں۔ جس نے علم حاصل کیا اس نے بڑا حصہ پالیا۔"

(ترمذی)

دوسری جگہ ہے۔

"عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے میری فضیلت تم میں ادنیٰ شخص پر ہے۔"

(ترمذی)

وارث بنانے کا مقصد

انبیاء کی وراثت یا شہادت تربیت کے پروگرام کی صرف ترجمانی سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ اس کے لئے ہر دور و زمانہ میں وہ تعبیر و تشریح اور اخذ و استنباط کی صلاحیت درکار ہے کہ جس کے ذریعہ نمو پزیر زندگی اور ترقی پزیر معاشرہ کا رشتہ اس سے منقطع نہ ہونے پائے۔ یہ زندگی اور معاشرہ جو ہر انسانیت کی انہی صلاحیتوں سے وجود میں آئے گا جن کی پختگی کے بعد پروگرام آیا ہے۔ اس بناء پر زندگی اور معاشرہ کی ترقی سے جس قدر نئی جزئیات پیدا ہوں گی وہ سب اس کے اصول و کلیات میں موجود ہیں۔ صرف ان سے اخذ و استنباط کی ضرورت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علماء کو انبیاء کا وارث قرار دے کر گویا یہ ظاہر فرمایا کہ نبوت اگرچہ ختم ہوگئی لیکن کار نبوت ہمیشہ جاری رہے گا اور ہر دور' زمانہ میں اس کی تعبیر و تشریح اور اس سے اخذ و استنباط کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اگر اس سلسلہ کو بند کردیا گیا تو ختم نبوت پر حرف آئے گا اور کار نبوت جاری نہ رہ سکے گا جبکہ اس کا جاری رہنا ختم نبوت کا مقصود و مطلوب ہے۔

●●

قادیانی گروپ میں شورش' مرزا رفیع نے علم بغاوت بلند کردیا

۶۷ء ایکڑ اراضی پر ربوہ کے مقابلے میں نئی کالونی بسانے کا پروگرام

قادیانیوں کی اکثریت مرزا طاہر احمد کی مفاد پرستی سے بیزار ہوچکی ہے

ربوہ (این این آئی) مرزا طاہر نے اپنے بھائی مرزا رفیع احمد کو معاملہ فہمی اور سمجھوتے کے لئے لندن طلب کرلیا۔ باخبر حلقوں کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی کے پوتے مرزا رفیع احمد نے اٹھارہ ہزاری کے علاقے میں ۶۷.۵ ایکڑ اراضی ۷۹ لاکھ روپے میں خرید کر نئی کالونی بسانے کا پروگرام بنایا۔ جس سے ان کے بھائی مرزا طاہر احمد' ہیڈ آف دی احمدیہ موومنٹ نے لندن میں اپنے خطبہ جمعہ کے دوران اس امر پر اظہار ناراضگی کیا جبکہ مرزا رفیع احمد پر نماز پڑھانے اور اپنے گرد لوگوں کو جمع کرنے کی پابندیاں تاحال برقرار ہیں۔ جن کو توڑ کر انہوں نے اپنی نئی خرید کردہ زمین پر وہاں اکٹھے ہونے والے قادیانیوں کی نماز میں امامت کا فریضہ ادا کیا۔ معتبر ذرائع کا کہنا ہے کہ ربوہ کی قبضہ گروپ کی قیادت کی مفاد پرستی اور شہریوں کے مسائل سے غفلت برتنے اور ناعاقبت اندیشانہ پالیسیوں سے نئی نسل ان سے نالاں اور بیزار ہوچکی ہے۔ جو غریب احمدیوں کی فلاح و بہبود کے نام پر مختلف اقسام کے سالانہ کروڑوں روپے کے چندے جمع کرکے ہضم کرجاتی ہے اور ضرورت مند دوری کی ٹھوکریں کھاتا رہ جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے لوگ تبدیلی کے خواہش مند ہیں اور وہ مرزا رفیع احمد کو اپنا ہمدرد اور نجات دہندہ سمجھتے ہیں۔

(روزنامہ مشرق ۹۳-۷-۲۴)

قادیانیوں کی نئی نسل نے بغاوت کردی "خلیفہ" سے فنڈز کا حساب مانگ لیا

ٹیکسوں کی طرح چندے وصول کرکے جائیدادیں اور بینک بیلنس بڑھائے جارہے ہیں جبکہ بدحالی عام ہے

"دارالقضاۃ" تنسیخ نکاح کے فیصلے کرکے گھر اجاڑ رہا ہے اس غیر قانونی ادارہ کو بند ہونا چاہئے "الاقراء"

ربوہ (این این آئی) قادیانیوں کی نئی نسل نے مرزا غلام احمد قادیانی کے خاندان کی اجارہ داری کے خلاف بغاوت کردی ہے اور چندوں کی آڑ میں اکٹھے کئے جانے والے کروڑوں روپے کے فنڈز کا حساب طلب کرلیا۔ گزشتہ روز "قصر خلافت" کے نواح میں خفیہ مقام پر ایک اجلاس میں "الاقراء" تنظیم بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ دنیا میں "جماعت احمدیہ" واحد مذہبی جماعت ہے جو "اشاعت اسلام" کے نام پر مختلف چندوں کی مد میں ٹیکس وصول کرکے اپنی جائیدادیں اور بینک بیلنس بڑھاتی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے چند ایکڑ اراضی چھوڑی تھی لیکن آج اس کے پڑپوتوں اور پوتیوں کے پاس ہزاروں ایکڑ اراضی' کروڑوں روپے کے بینک بیلنس اور جائیدادیں ہیں۔ مرزا طاہر احمد نے مردوں پر بھی چندہ عائد کردیا ہے۔ اجلاس میں موجود اہم نقاب پوش ارکان نے بتایا کہ چندوں کے نیٹ ورک میں نومولود بچوں سے لے کر مرنے والے تک کو عام چندہ کے علاوہ تحریک جدید' وقف جدید' جلسہ سالانہ' دارالضیافت' اسپتال' ہر تنظیم کے لئے علیحدہ علیحدہ چندے اور مرزا طاہر احمد کی طرف سے نئی اسکیموں مثلاً "صد سالہ جوبلی اسکیم' بیوت الحمد' ناداروں کی امداد' یتیموں کی امداد اور ہر نئی عمارت کی تعمیر اور اخراجات کے نام پر چندے وصول کئے جاتے ہیں لیکن اس کے باوجود ربوہ میں کئی گھرانے بدحال ہیں۔ اجلاس "خلیفہ گر" برادران مرزا غلام احمد ناظر اعلیٰ' مرزا خورشید احمد اور ربوہ کی قیادت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ ارکان نے کہا کہ یہ لوگ ۵۰ کروڑ روپے کے صد سالہ جوبلی فنڈ اور کروڑوں روپے کی بیوت الحمد فنڈز کا حساب نہیں دے سکتے۔ ۱۹۸۴ء سے پاکستان میں سالانہ جلسہ نہیں ہو رہا لیکن اس سلسلے میں کروڑوں روپے چندہ لیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ میں حقوق العباد اور اخلاق نام کی کوئی شے نہیں۔ اجلاس میں دارالقضاۃ کو بھی شدید تنقید کا نشانہ بنایا گیا کہ یہ ادارہ غیر قانونی طور پر ۹۹ فیصد تنسیخ نکاح کے فیصلے کرکے ہر سال سینکڑوں لوگوں کے گھر اجاڑنے کا ذمہ دار ہے۔ اجلاس میں قانون ساز اداروں سے مطالبہ کیا گیا کہ دارالقضاۃ کو فوری طور پر بند کردیا جائے۔

(روزنامہ جنگ لاہور (۵)۹/ اگست ۱۹۹۳ء)

در آمدی نگران وزیراعظم کی ایم ایم احمد قادیانی سے دوستی

صاحبزادہ طارق محمود فیصل آباد

معاصر روزنامہ "پاکستان" کی ایک اہم خبر ملاحظہ فرمائیں۔

"کراچی (نیوز ڈیسک) ملک کے سیاسی حلقوں میں آج کل یہ سوال گردش کر رہا ہے کہ نگران وزیراعظم معین قریشی کو کس وجہ سے نگران وزیراعظم بنا دیا گیا ہے چونکہ معین قریشی گزشتہ ۳۵ سال سے امریکہ میں مقیم ہیں اور اہل وطن میں ان کا نام چنداں شناسا نہیں ہے۔ اندرونی ذرائع کے مطابق معین قریشی کا نام سابق صدر اسحاق کے سامنے پیش کرنے والی شخصیت ایم ایم احمد کی ہے جو پاکستان کے پلاننگ کمیشن کے چیئرمین رہ چکے ہیں اور ایوب خان کے دور میں وزیر بھی رہے ہیں اور کئی برس تک ورلڈ بینک میں اہم عہدے پر فائز رہ چکے ہیں۔ ایم ایم احمد' قادیانی فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایم ایم احمد اور معین قریشی ورلڈ بینک میں ساتھ ساتھ کام کرتے رہے ہیں اور دونوں میں دوستی ہے۔ امریکی حکومت کے نقطہ نظر سے بھی معین قریشی اس کے لئے قابل قبول شخصیت ہیں اور امریکی سفیر جان منجو بھی ان کے سیاسی اور اقتصادی نظریات سے متفق ہیں۔"

(روزنامہ پاکستان لاہور '۲۶/جولائی ۹۳ء ص ۸)

اس خبر میں کتنی صداقت ہے' یہ تو خدا ہی بہتر جانتا ہے لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ملک کا حالیہ سیاسی بحران "مرزائی پلان" کا نتیجہ ہے۔ ۱۸ اپریل کو قومی اسمبلی ٹوٹنے اور نواز شریف حکومت کو برطرف کئے جانے سے پہلے ایم ایم احمد کی صدر غلام اسحاق خان سے خفیہ ملاقاتیں اور موجودہ نگران حکومت کے قیام سے قبل راز و نیاز اس بات کا ثبوت ہیں کہ انہوں نے ملک کے انتظامی ڈھانچے کی تبدیلیوں میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ایم ایم احمد اور نگران وزیراعظم معین الدین احمد قریشی' ورلڈ بینک میں اکٹھے کام کرنے کے ناتے آپس میں گہرے دوست ہیں۔ اس دوستی کے پیش نظر ایم ایم احمد کی جانب سے اپنے دوست کا نام بطور نگران وزیراعظم' صدر غلام اسحاق کے سامنے پیش کرنا قرین قیاس ہے اور اسی بات کی بنیاد پر مذکورہ بالا خبر اپنی صحت کے لحاظ سے مستند اور صحیح معلوم ہوتی ہے۔

اخباری اطلاعات کے مطابق نگران وزیراعظم معین الدین احمد قریشی ۳۵ برس سے امریکہ میں مقیم ہیں اور وہ امریکی شہریت کے حامل ہیں۔ ان کے تمام بچے امریکہ میں ہی زیر تعلیم ہیں اور وہ سبھی امریکی شہری ہیں۔ نگران وزیراعظم کی بیوی جرمنی نژاد برطانوی خاتون ہیں۔ جناب معین قریشی نے ۱۹۵۸ء سے ۱۹۷۰ء تک آئی ایم ایف میں خدمات سرانجام دیں۔ ۱۹۷۰ء سے اب تک ورلڈ بینک میں وائس پریزیڈنٹ کی حیثیت سے متعارف رہے۔ ورلڈ بینک کی وساطت سے معین قریشی کا "اہل واشنگٹن" سے گہرا تعلق ہے۔ اخباری اطلاعات کے مطابق عالمی بینک کا انتظامی ڈھانچہ کچھ اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ اس کا سربراہ صرف امریکی باشندہ ہی ہو سکتا ہے لیکن بینک کے کسی اور اہم منصب کے لئے دیگر ملکوں کے لوگوں پر خصوصی طور پر کوئی پابندی نہیں لگائی گئی ہے۔ بینک کے سربراہ کے سوا دیگر اہم مناصب ان غیر امریکیوں کو دیئے جاتے ہیں' جنہیں امریکی حکومت منظور کر لیتی ہے۔ اسی لئے مشہور ہے کہ ورلڈ بینک میں اعلیٰ عہدوں پر تعینات غیر امریکیوں کو "واشنگٹن کے افراد" کہا جاتا ہے' جو امریکی مفادات کا تحفظ کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے جناب معین قریشی کی ذات ڈھکی چھپی نہیں وہ بلاشبہ امریکی حکومت کے منظور نظر ہیں۔ امریکی حکومت اور اعلیٰ حکام کے ساتھ ان کے ذاتی تعلقات اور مراسم ہیں۔

اہل وطن نے اس سے پہلے جناب معین الدین قریشی کا نام تک نہ سنا تھا۔ یہاں تک کہ سیاسی حلقوں کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ جناب معین قریشی کو یوں اچانک پاکستان کا نگران وزیراعظم مقرر کر دیا جائے گا۔ نگران وزیراعظم پاکستان کے حالیہ دورہ امریکہ کے بعد ان تمام باتوں پر مہر تصدیق ثبت ہو گئی' جو امریکہ دوستی اور تعلقات کے حوالے سے ان کے ساتھ منسوب تھیں۔ پاکستان کے نگران وزیراعظم کی حیثیت سے یہ ان کا پہلا گھریلو دورہ تھا۔ پھر بھی امریکی نائب صدر سے ان کی ملاقات کا اہتمام کیا گیا اور امریکہ کی طرف سے پاکستان کے لئے خیر سگالی کے جذبات کا اظہار کیا گیا۔ اسی دورہ امریکہ کے تناظر میں نگران وزیراعظم نے بیان دیا کہ آنے والی حکومت ہمارے مالی سمجھوتوں کی پابند ہو گی۔ یہ بیان اہل وطن کے لئے باعث تشویش ہے۔ موجودہ نگران حکومت مالی پالیسیاں وضع کرنے یا دوسری حکومتوں کے ساتھ سمجھوتے کرنے کے لئے نہیں آئی۔ معین الدین قریشی کی حیثیت "مہمان اداکار" کی سی ہے۔ ان کا کام منصفانہ اور غیر جانبدارانہ انتخابات کروانا ہے۔ جناب قاضی حسین احمد سینیٹر نے بجا فرمایا کہ موجودہ عبوری حکومت کو آئی ایم ایف سمیت کسی سے معاہدہ کرنے کا اختیار نہیں ہے بلکہ ان کا کام صرف الیکشن کرانا ہے۔ اس لئے انہیں اپنی حدود میں رہنا چاہئے۔ نگران حکومت اہم مسائل پر رائے نہ دے۔ ورنہ الیکشن بھی متنازعہ قرار پائیں گے۔ نگران وزیراعظم کا دورہ امریکہ اور حالیہ بیان سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ قریشی صاحب لمبی اننگ کھیلنے کے لئے تشریف لائے ہیں۔ نگران وزیراعظم کے لئے پاکستان کا اقتدار اور کرسی اس قدر بابرکت ثابت ہوا ہے کہ اب تو ان کے پھیپھڑوں کا سرطان بھی ٹھیک ہو گیا ہے۔

جناب معین الدین احمد' درآمدی وزیراعظم کا درجہ رکھتے ہیں اور وہ وزیراعظم بھی وہ جنہیں مرزا غلام احمد قادیانی کے پوتے' مرزا بشیر احمد ایم اے کے بیٹے اور استعمار کے گماشتہ ایم ایم احمد کی سفارش پر صدر غلام اسحاق خان نے نگران وزیراعظم مقرر کیا ہے۔ معین قریشی اپنی نصف زندگی امریکہ میں گزار چکے ہیں اور طویل مدت کے بعد پاکستان آئے ہیں۔ ادھر ایم ایم احمد امریکی بچھے کی پکی ہوئی اینٹ ہیں۔ جو ایک مدت سے واشنگٹن میں ہی قیام پذیر ہیں۔ ہمارا یہ یقین نہیں ایمان ہے کہ ایم ایم احمد کا اٹھنے والا ہر قدم قادیانی جماعت کے مفاد اور مرزا طاہر احمد کے حکم کے تابع ہوتا ہے۔ اگر ایم ایم احمد پاکستان میں موجود ہیں اور پاکستان کے سیاسی ڈھانچے کی اکھاڑ پچھاڑ میں ہدایت کار کے فرائض انجام دے رہے ہیں تو یہ ان کا ذاتی فعل نہیں بلکہ اس ساری سازش کے پس پردہ قادیانی جماعت کار فرما ہے۔

قادیانی جماعت برطانوی سامراج کی خود کاشتہ اور امریکہ کی لے پالک جماعت ہے۔ یہ جماعت اسرائیل اور امریکہ کے مفادات کے تحفظ کے لئے بہترین خدمات سرانجام دیتی ہے۔ اسرائیل میں قادیانی مشن کی موجودگی اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ نظریاتی طور پر پاکستان کی دشمن اور بالخصوص عربوں کی مخالف تنظیم ہے۔ جو عربوں کی جاسوسی اور مخبری کے فرائض سرانجام دیتی ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام کو یہودی ایوارڈ (نوبل پرائز) دیا گیا۔ یہ کن خدمات کے صلہ کا نتیجہ تھا؟ ماضی میں آنجہانی سر ظفر اللہ خان نے وزیر خارجہ کی حیثیت سے امریکہ و برطانیہ کے مفادات کے لئے جو خدمات سرانجام دیں' وہ ہماری تاریخ کے سیاہ باب کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان کے دور وزارت میں پاکستان کی آبرو پامال ہوئی۔ پاکستان کو امریکہ کی جھولی میں ڈال کر نہ صرف اس کا دست نگر بنا ڈالا۔ بلکہ دوسری

سپرپاورز روس اور چین سے بھی دور رکھا۔ حالانکہ دنیا جانتی ہے کہ چین ہمارا قابل اعتماد دوست ملک ثابت ہوا ہے۔

قادیانی جماعت کے تیسرے کردار ایم ایم احمد جنہیں بڑی سرکار امریکہ کی نظر کرم کے نتیجے میں اہم کلیدی مناصب ملے انہوں نے عملاً" پاکستان دشمنی اور یہودیت نوازی کا ثبوت دیا۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں انہوں نے صدر ایوب خان کو بھارت کے خلاف جنگ پر مجبور کیا' صرف اس امید پر کہ ان کا آبائی مرکز "قادیان" انہیں مل جائے۔ اس کے بدلے پورا پاکستان جاتا ہے تو جائے۔ منصوبہ بندی کمیشن کے چیرمین کی حیثیت سے ایم ایم احمد نے ایسی ناقص اقتصادی پالیسیاں بنائیں کہ ہمارا مشرقی بازو ہم سے جدا ہو گیا۔ ایم ایم احمد نے اپنے چچا کی قبر پر لگے وصیت نامے کے مطابق پاکستان کو اکھنڈ بھارت بنانے کے لئے کوئی کسر نہ باقی چھوڑی۔ جس طرح ہمیں سورج کو دیکھ کر دن ہونے کا یقین ہے' اسی طرح ہمارا یقین ہے کہ ایم ایم احمد امریکی پٹھو' دلال اور اس کا ایجنٹ ہے۔ اس کا پاکستان کا دورہ قطعی طور پر امریکی مفادات کو برقرار رکھنے کے لئے ہے۔ اس کا ثبوت اسلام آباد میں ہونے والا مختلف ملکوں کے سفیروں کا وہ اجلاس ہے۔ جو دوسرے لانگ مارچ سے صرف پانچ دن پہلے منعقد ہوا۔ اس میں امریکی سفیر مسٹر جان منجو واحد سفیر تھے جو پاکستان میں "سیاسی تبدیلی" کے خواہشمند تھے۔ اسی روز ایم ایم احمد نے صدر غلام اسحاق سے ملاقات کی اور اپنے دوست معین الدین قریشی کا نام بطور نگران وزیراعظم پاکستان پیش کیا۔ سید فیض الرحمان ہفت روزہ "تکبیر" میں تفصیل لکھتے ہیں۔

"رپورٹ میں بتایا گیا کہ اے پی سی کے مجوزہ لانگ مارچ سے ۵ دن قبل ۱۱ جولائی کو پاکستان کی سیاسی صورت حال پر غور کرنے کے لئے ۱۰ ملکوں کے سفیروں کا اجلاس ہوا۔ جن سفیروں نے اس اجلاس میں شرکت کی ان میں امریکہ کے سفیر جان منجو بھی شامل تھے۔ ذرائع نے بتایا کہ اجلاس میں جو سفیر شریک تھے' ان میں جان منجو وہ واحد سفیر تھے جو پاکستان میں "سیاسی تبدیلی" کے بہت زیادہ خواہشمند تھے۔ اسی روز ایم ایم احمد نے اس وقت کے صدر غلام اسحاق خان سے ایوان صدر میں ملاقات کی۔ ذرائع نے بتایا کہ اسی ملاقات میں ایم ایم احمد نے معین قریشی کا نام ممکنہ نگران وزیراعظم کے لئے پیش کیا۔ بعض ذرائع کا خیال ہے کہ یہ تجویز امریکہ کے اشارے پر پیش کی گئی کیونکہ معین قریشی مبینہ طور پر واشنگٹن میں اعلیٰ عہدوں پر فائز متعدد لوگوں کو جانتے ہیں۔"

(ہفت روزہ تکبیر کراچی ۵/اگست ۹۳ء ص ۱۷)

غیر ملکی سفیروں کے اجلاس اور امریکی سفیر کی جانب سے پاکستان کے سیاسی معاملات میں غیر معمولی دلچسپی اسی بات کی غمازی کرتی ہے کہ امریکہ پاکستان میں نواز شریف حکومت کی جگہ کسی ایسی حکومت کو دیکھنا چاہتا ہے جو اس کے گھڑے کی مچھلی ہو اور پاکستان میں امریکی مفادات کی محافظ ہو۔ قارئین نے محسوس کرلیا ہو گا کہ موجودہ نگران وزیراعظم کو ماہر اقتصادیات کے طور پر پبلسٹی دی جارہی ہے۔ انہوں نے جو منی منی کابینہ تشکیل دی ہے وہ بھی سراپا اقتصادیات ہے۔ جس کا مقصد سابقہ حکومت کی اقتصادی پالیسیوں کا طلسم توڑ کر یہ ثابت کرنا ہے کہ اب پاکستان کی اقتصادی تقدیر بدلنے والے ماہر ترین لوگ برسر اقتدار آئے ہیں۔ پاکستان میں حالیہ تبدیلی اور امریکہ کے مخصوص اقتصادی تربیت یافتہ طبقہ کو پاکستان پر مسلط کرنے کا مقصد واضح ہے۔ نواز شریف کے ڈھائی سالہ دور حکومت میں امریکی امداد کے بغیر گزارا کیا گیا۔ کاسہ گدائی توڑ کر سابقہ حکومت نے ملکی معیشت کو جن خطوط پر استوار کیا۔ اس سے امریکہ کو یہ تشویش لاحق ہوئی کہ پاکستان اس کے ہاتھوں سے نکل کر اقتصادی طور پر مضبوط اور مستحکم ہو گیا تو یہ تیسری دنیا کے لئے ایک روشن مثال بن جائے گا پھر چھوٹی قومیں اسی نہج پر سوچنا شروع کردیں گی۔ اور اس عمل سے امریکہ کی بالادستی اور اجارہ داری متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے گی۔ صنعت و تجارت سے وابستہ لوگ اس بات کی گواہی دیں گے کہ سابقہ دور حکومت میں نہ صرف پاکستان کی کرنسی مضبوط ہوئی بلکہ زرمبادلہ کے ذخا[ئر] میں بھی اضافہ ہوا۔ جنہیں دیکھ کر امریکہ کا دل بیٹھنے لگا۔ امریکہ نے پاکستان کی اقتصادی ترقی کو روکنے کے لئے اپ[نے] گماشتوں اور ایجنٹوں کے ذریعہ ملک میں سیاسی بحران پید[ا] کردیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اقتصادی ترقی رک گئی۔ روپے کی قیمت کم کردی گئی۔ جس کی مزید توقع ہے۔ ز[ر] مبادلہ کے ذخائر بھی کم ہو گئے۔ کسی ملک کی اقتصادی تر[قی] اس کے سیاسی نظام کی پختگی سے وابستہ ہے۔ امریکہ نے [نہ] صرف یہ کہ ہمارے سیاسی نظام اور جمہوری اداروں [کو] تہس نہس کردیا بلکہ اس نے پاکستان کے انتظامی ڈھانچ[ے] اپنی من مرضی کے مہرے فٹ کرکے تسلط جمالیا ہے۔ امریکہ نے سونے کی چڑیا کو ہاتھ سے نکلتے دیکھ کر ای[ک] "سیاسی پنجرہ" ترتیب دیا ہے جس کی وجہ سے ہماری معیشت اور اقتصادی پالیسیاں امریکہ کی مرہون منت ہو کر رہ گئی ہیں۔ امریکہ کی ان تمام چالوں' سازشوں اور منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں قادیانی جماعت برا[بر] کی شریک ہے۔ ملک کے سیاسی و دینی رہنماؤں کو اس نازک صورتحال پر غور و فکر کرنا چاہئے اور خاص طور پر ان سیاست دانوں کو جو پاکستان پر امریکہ کے معاشی اور اقتصادی تسلط کی بھیانک سازش میں آلہ کار بنے۔

●●

ایک مجہول النسب اور گمنام قادیانی کا خط اور اس کا جواب

از۔ مولانا عبداللطیف مسعود' ڈسکہ

جناب من! اس شجرہ خبیثہ اور ناسور (قادیانیت) کو پھوٹے ہوئے ایک صدی ہو گئی ہے۔ ناںبان ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے علمی اور تحقیقی سطح پر اس کی ہر شاخ اور جڑ کاٹ کر رکھ دی ہے۔ کوئی ایسا موضوع اور مبحث باقی نہیں رہا جس کو سو فیصد صحیح اور دو ٹوک انداز سے نمٹایا نہ جاچکا ہو حتیٰ کہ اس کے نتیجے میں بے شمار گم کردہ کو نور ہدایت نصیب ہوئی اور لاتعداد بھولے بھالے افراد شیطانی بھنور میں پھنسنے سے بچ گئے اور اسی بناء پر سابقہ دور کی طرح آج کوئی قادیانی علمائے حق کے روبرو گفتگو کرنے کی جرات نہیں کرتا۔ صرف خناس کی طرح شکوک و شبہات کے ذریعے لوگوں کو ورغلانے اور علمائے امت کا وقت ضائع کرنے کی ناکام کوشش کرتے رہتے ہیں اور کچھ نہیں۔ چنانچہ ایسے ہی اس بندہ حقیر کو بھی ایک گمنام اور لاپتہ قادیانی کے ساتھ سابقہ پڑا ہوا ہے۔ وہ صاحب میرے مضامین (جو کہ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی میں شائع ہوتے رہتے ہیں) پر وقتاً" فوقتاً" بے مقصد اور طے شدہ اعتراضات اور شبہات لکھ کر بذریعہ ڈاک بھیجتا رہتا ہے مگر اتنی جرات نہیں کہ اپنا ایڈریس یا کم از کم نام ہی درج کرے۔ یہ بہت بڑی اخلاقی اور اصولی کمزوری ہے جس کی وجہ سے وہ کسی بھی جواب یا وضاحت کا مستحق نہیں۔ مگر میں نے پھر بھی تفصیلی جوابات بذریعہ رسالہ ختم نبوت دے کر اس پر حجت تمام کردی ہے۔ اب پھر اس نے چند سوالات پر مشتمل ایک تحریر بھیجی ہے جس میں کوئی نئی بات نہیں۔ چند منٹ میں اس کا جواب دیا جاسکتا ہے۔ انشاء اللہ۔ مگر میں اس گمنام اور لاپتہ قادیانی سے قبل از جوابات پوچھتا ہوں کہ کیا آپ میرے پہلے جوابات سے مطمئن ہو چکے ہیں؟ اب ان موضوعات کے بارے میں آپ کو کوئی شبہ نہیں ہے۔ اگر بات ایسی ہی ہے تو پھر ایمان و یقین کے بعد یہ کفر و الحاد کیوں؟ اور اگر آپ ان جوابات پر مطمئن نہیں ہوئے بلکہ آپ کے قلب و ذہن میں ابھی تک الحاد و زندقہ ڈیرہ جمائے ہوئے ہے تو پھر یہ نئے سوالات کیوں؟ پہلے ایک بات تو مکمل طور پر طے کرلو۔ پھر دوسری کو سامنے لانا۔ یہ تو بڑی حماقت اور جہالت ہے کہ ایک بات کو ادھورا چھوڑ کر دوسری بات شروع کردی جائے۔ میرے گم کردہ راہ پیارے۔ پہلے مجھے سابقہ جوابات پر اطمینان یا عدم اطمینان کی اطلاع دو پھر نئی بات شروع کرنا ورنہ معبود برحق کی قسم آپ کے تمام سوالات کے جوابات بفضلہ تعالیٰ چند لمحات میں دیے سکتا ہوں

آپ تجربہ کرکے دیکھ لیں۔ ویسے بھی یہ اعتراضات و سوالات کسی نئی بحث کے حامل نہیں بلکہ وہ سابقہ بیانات' مسئلہ اجراء نبوت' ظہور مہدی اور حیات و وفات مسیح کے متعلق ہی ہیں۔ بندہ حقیر بر صلیبی اور ان کے خود کاشتہ پودوں کی رگ و ریشہ سے خوب واقف ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ وہ کس کس پینترہ سے بول رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے خوب چوکنے ہو کر بات کریں۔ یہ بھی گزارش ہے کہ آپ اپنا مکمل نام اور ایڈریس ضرور تحریر کریں' یقین رکھیں کہ ہماری طرف سے کوئی قانونی کارروائی نہ ہوگی۔ آپ بلا جھجھک خلوص اور دیانت داری سے ہر ایک سوال کا جواب حاصل کر سکتے ہیں۔ انشاء اللہ یہ پروانہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو کسی بھی قدم پر مایوس نہیں کرے گا۔ تجربہ مشاہد ہے۔

فقط والسلام

عبداللطیف مسعود' ڈسکہ

نوٹ۔ جواب ملنے پر آپ کے تمام سوالات کے جوابات پیش خدمت ہوں گے۔ دوبارہ گزارش ہے کہ ہم صادق و امین نبی معظمؐ کے امتی ہیں' ہر بات کی پابندی کریں گے۔ لہٰذا آپ سامنے آکر طلب حق کے لئے گفتگو کریں تو آپ کے لئے انتہائی مفید ہوگا۔ انشاء اللہ۔

●●

خبریں
اخبار ختم نبوت

قادیانی عالم اسلام کے بدترین دشمن اور اسرائیل کے ایجنٹ ہیں

عالمی مجلس بلوچستان کے راہنما مولانا عبدالواحد اور مولانا نذیر تونسوی کا بیان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے نائب امیر مولانا عبدالواحد اور مجلس کے مرکزی مبلغ مولانا نذیر احمد تونسوی نے پشتون آباد کوئٹہ میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ تحفظ ناموس رسالت کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پوری دنیا میں قادیانیت کے خلاف منظم طریقے سے کام کر رہی ہے اور جب تک دنیا میں ایک بھی گستاخ رسول زندہ ہے ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کے تمام براعظموں میں ختم نبوت کا پیغام پہنچایا جا چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی ملک و ملت کے غدار ہیں۔ ہر موقع پر قادیانیوں نے اسلام اور اہل اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے اسلام دشمن طاقتوں کا ساتھ دیا ہے' آج بھی قادیانی عالم اسلام کے بدترین دشمن' اسرائیل کے ایجنٹ ہیں اور اسرائیل قادیانیوں کو آلہ کار بنا کر کسی وقت بھی پاکستانی تنصیبات کو نقصان پہنچانے کی مذموم کوشش کر سکتا ہے۔ اس لئے حکمران طبقہ کو قادیانیوں کی سرگرمیوں کا سختی سے نوٹس لینا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ بعض لادین عناصر ایک گہری سازش کے تحت آٹھویں ترمیم کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور وہ اسے یکسر ختم کرنے کی ناپاک مہم چلا رہے ہیں۔ مولانا عبدالواحد اور مولانا نذیر احمد تونسوی نے واضح کیا کہ اگر آٹھویں ترمیم سے اسلامی دفعات اور قادیانیت کے متعلق صدارتی آرڈیننس ختم کرنے کی کوشش کی گئی تو پھر مسلمان ایک بھرپور تحریک چلانے پر مجبور ہوں گے' جس کے نتیجے میں قادیانیت کا اس ملک سے جنازہ نکال دیا جائے گا اور قادیانی نوازوں کا وہی انجام ہوگا جو اس سے پہلے قادیانیت کے سہارے پر ناچنے والوں کا انجام ہوا تھا۔ اس لئے لادین عناصر کو چاہئے کہ وہ دشمنان اسلام کی خوشنودی کی خاطر اہل اسلام کی دل آزاری سے باز آئیں۔

●●

ضلع کچہری ایبٹ آباد میں قادیانیوں کی غنڈہ گردی

یکم اگست اتوار کو ضلع کچہری ایبٹ آباد میں قادیانیوں نے ختم نبوت یوتھ فورس کے کارکنوں پر فائرنگ کرکے زخمی کر دیا۔ واقعات کے مطابق ایک قادیانی بشیر احمد شاہ جس کا تعلق سرگودھا سے ہے' ایبٹ آباد میں قادیانی لٹریچر اور قادیانیت کی تشہیر میں مصروف تھا۔ ختم نبوت یوتھ فورس کے نوجوانوں کی نشاندہی پر پولیس نے کتابچوں اور پمفلٹوں سمیت گرفتار کرکے امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت مقدمہ درج کرایا تھا۔ یکم اگست کو ملزم کی عدالت میں پیشی تھی اور اس موقع پر ختم نبوت یوتھ فورس کے نوجوان بھی موجود تھے کہ قادیانیوں نے مسلم نوجوانوں پر فائرنگ کر دی جس کے جواب میں یوتھ فورس کے نوجوانوں نے اپنا دفاع کیا جس سے دو قادیانی زخمی ہوئے جبکہ دو ہی مسلمان زخمی ہوئے۔ قادیانی باقاعدہ ایک منصوبہ کے تحت ایک ویگن بھر کر اور ایک موٹر میں سوار ہو کر آئے تھے جن کا تعلق پنجاب کے مختلف اضلاع سے تھا۔ اس وقت سے قادیانی پورے زور و شور سے لٹریچر تقسیم کر رہے ہیں اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کی سنگین خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ ایبٹ آباد پولیس نے دو مسلم نوجوانوں ابرار احمد اور محمد ادریس کو گرفتار کر لیا اور مختلف مقدمات ان کے خلاف قائم کر دیئے جبکہ ابتدائی شرارت خود مرزائیوں نے کی تھی بغیر کسی اشتعال کے انہوں نے یوتھ فورس کے نوجوانوں پر فائرنگ کی جس کی وجہ سے ختم نبوت یوتھ فورس کے ابرار احمد کی چھاتی میں گولی لگی اور دوسرے نوجوان آصف خان کے جبڑے میں گولی لگی۔ اس واقعہ سے پورے ہزارہ میں مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہوا جو فطری بات ہے۔ حیرت تو اس بات پر کہ موجودہ آمد شدہ وزیر اعظم معین قریشی کے آنے کے بعد قادیانی سرگرمیاں تیز ہو گئیں۔

"روزنامہ پاکستان ۲۷ جولائی کی اطلاع کے مطابق نگران وزیر اعظم معین قریشی کا نام مشہور قادیانی ایم ایم احمد نے پیش کیا تھا۔ اخبار مذکورہ لکھتا ہے کہ ملک کے سیاسی حلقوں میں آج کل یہ سوال گردش کر رہا ہے کہ نگران وزیر اعظم معین قریشی کو کس وجہ سے نگران وزیر اعظم بنایا گیا ہے چونکہ معین قریشی گزشتہ ۳۵ سالوں سے امریکہ میں مقیم ہیں اور اہل وطن میں ان کا نام چنداں شناسا نہیں ہے۔ اندرونی ذرائع کے مطابق معین قریشی کا نام سابق صدر اسحاق کے سامنے پیش کرنے والی شخصیت ایم ایم احمد کی ہے جو پاکستان پلاننگ کمیشن کے چیئرمین رہ چکے ہیں اور ایوب خان کے دور میں وزیر بھی رہے۔ ایم ایم احمد اور معین قریشی ورلڈ بینک میں ساتھ ساتھ کام کرتے رہے اور دونوں میں دوستی ہے۔ امریکی حکومت کے نقطہ نظر سے بھی معین قریشی اس کے لئے قابل قبول شخصیت ہیں اور امریکی سفیر موجود بھی ان کے سیاسی اور اقتصادی نظرات سے متفق ہیں۔"

(روزنامہ پاکستان ۲۷ جولائی ۱۹۹۳ء)

کورنگی میں علماء کنونشن

کثیر تعداد میں علماء' قراء' حفاظ اور عوام شریک ہوئے

کراچی۔ کورنگی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ ساڑھے تین کورنگی کے زیر اہتمام علماء کنونشن منعقد ہوا۔ قاری عبدالستار نے تلاوت کی' بھائی انصار الحق نے نعت رسول کریمؐ پیش کی۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض قاری عبداللہ نے انجام دیئے۔ بھائی غلام رسول نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کے لئے ہمیں اگر جان کا نذرانہ بھی پیش کرنا پڑے تو ہم دریغ نہیں کریں گے۔ بھائی عرفان نے ختم نبوت کے لئے بھرپور لگن سے کام کرنے پر زور دیا۔

ست مولانا انوار النبی نے کہا کہ قادیانی بڑے عیار ' ان کے مکر سے ہر مسلمان کو بچنا چاہئے۔ سپاہ صحابہؓ صوبائی مبلغ مولانا اللہ وسایا صدیقی نے فرمایا کہ یانیت اب پھر پر پرزے نکال رہی ہے۔ ہمیں امیر یعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے جذبے اور لگن سے لے کر آگے بڑھنا چاہئے اور غازی علم دین کا کردار ادا نا چاہئے۔ آخر میں انہوں نے دعا کرائی۔ کنونشن میں سو کے قریب افراد نے شرکت کی۔ شرکاء کنونشن کے نام یہ ہیں۔ مولانا انوار النبی صاحب' مولانا اللہ وسایا یقی' قاری محمد حنیف صاحب' عرفان بھائی صاحب' الجید صاحب' عبدالغفور صاحب' شفیع الرحمان حب' نور ابصار صاحب' قاری محمد یوسف صاحب' ی حافظ عبداللہ صاحب' حافظ عبدالمستعان صاحب' ۃ مختار احمد صاحب' حافظ عبدالرزاق صاحب' حافظ لف صاحب' بھائی اظہار الحق صاحب' جناب عبدالماجد حب' نعت خوان یعقوب باوا صاحب۔ ●●

کورنگی ساڑھے تین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام کورنگی ساڑھے تین محمدی مارکیٹ کے دفتر میں ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جو باقاعدہ تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔ اجلاس ں کورنگی ساڑھے تین میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی رگرمیوں کو روکنے کے لئے تبادلہ خیال ہوا۔ جس میں طے پایا کہ کورنگی کی تمام مساجد کے ائمہ کرام کا ایک اجلاس لد بلایا جائے گا اور ان کو یہ باور کرایا جائے کہ ہر امام پنے اپنے علاقے میں قادیانیوں کی سازشوں کو بے نقاب رنے میں اہم کردار ادا کرے اور دشمنان ختم نبوت کی زارتوں سے عوام الناس کو اچھی طرح آگاہ کرے۔ جن مہ دار حضرات نے اس اجلاس میں شرکت کی ان کے نام ہیں۔ سلطان علی' فہیم الدین' محمد خیر الدین' محمد انوار نبی' محمد یوسف ' شبیر احمد' محمد فاروق' محمد یعقوب' بدالرزاق' مختار احمد' اقبال محمود' محمد عثمان' محمد عاطف' رشد علی' محمد یوسف خاں' ثاقب صاحب۔ ●●

ایبٹ آباد میں ختم نبوت کے کارکنوں پر قاتلانہ حملہ کی مذمت

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری طلاعات مولوی فقیر محمد نے نگران وزیر اعظم معین الدین مد قریشی اور وفاقی وزیر داخلہ فتح خان بندیال سے مطالبہ لیا ہے کہ ایبٹ آباد میں قادیانی غیر مسلموں کی طرف سے ختم نبوت کے کارکنان پر فائرنگ و حملہ کرکے دو کارکنوں کو شدید زخمی کرنے کے واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے اعلیٰ سطح پر تحقیقات کرائی جائے اور قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی اشتعال انگیز کارروائیوں کی سختی سے روک تھام کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ جب سے نگران حکومت قائم ہوئی ہے قادیانیوں نے ملک بھر میں اپنی اسلام دشمن سرگرمیاں تیز کردی ہیں اور ہر جمعہ کے روز مسلمانوں کو اکٹھا کرکے اپنی عبادت گاہوں اور گھروں میں لے جاکر مرزا طاہر غیر مسلم مرتد کی تقریر سناتے ہیں جو زیر دفعہ ۲۹۸۔ سی تعزیرات پاکستان جرم ہے مگر نگران حکومت خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔ ایبٹ آباد کا واقعہ بھی قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی اشتعال انگیزی کا نتیجہ ہے جس کی وجہ سے وہاں کے حالات بہت کشیدہ ہیں اور مقامی انتظامیہ بھی قادیانیوں کی طرف داری کررہی ہے۔ مولوی فقیر محمد نے کہا کہ یہ بات ریکارڈ پر آچکی ہے کہ موجودہ نگران وزیر اعظم معین قریشی کا نام سقوط مشرقی پاکستان کے مرکزی کردار قادیانی مرتد ایم ایم احمد نے پیش کیا تھا اور اس مقصد کے لئے سابق صدر غلام اسحاق خان سے پانچ دفعہ ملاقات کی تھی اور صدر کے ذاتی مہمان کے طور پر ان کے ہاں قیام کیا تھا جبکہ اسے ایک گاڑی اور دو باڈی گارڈ بھی دیئے گئے تھے۔ ●●

پیپلز پارٹی کے منشور پر علماء بلوچستان کی تنقید

یہ منشور اسلامی ملک کی بجائے کسی غیر مسلم اور سیکولر ملک کا منشور ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے امیر مولانا محمد منیر الدین' مرکزی مبلغ مولانا نذیر احمد تونسوی' حاجی شاہ محمد آغا' سید سیف اللہ آغا' حاجی تاج محمد فیروز' حاجی محمد عبداللہ مینگل' حاجی نعمت اللہ خان' چوہدری محمد طفیل احرار' حافظ محمد انور مندوخیل' مولانا عبدالرحیم رحیمی اور خلیل الرحمان نے ایک مشترکہ بیان میں پیپلز پارٹی کی قیادت کی جانب سے اخبارات میں شائع ہونے والے اسلام مخالف بیانات کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ پی پی پی قیادت ہر آئے دن اسلام کے خلاف کوئی نہ کوئی بیان دے کر اپنے آقا و مولا امریکہ سرکار اور دیگر اسلام دشمن عناصر کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتی ہے تاکہ آنے والے انتخابات میں اسلام دشمن طاقتوں کی حمایت سے وہ الیکشن جیت سکے مگر یہ اس کی سخت غلط فہمی ہے کیونکہ پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے اور اس کی بنیاد نظریہ اسلام پر رکھی گئی ہے اور لاکھوں انسانوں کی قربانی کے نتیجہ میں یہ ملک معرض وجود میں آیا۔ آج پی پی پی کی قیادت خصوصاً بیگم زرداری صاحبہ اسلام اور اہل اسلام کے خلاف تھوک کے حساب سے بیانات دے کر جہاں اپنی دنیا و آخرت خراب کررہی ہیں وہاں اہل اسلام سے بھی کھلا مذاق کررہی ہیں۔ جسے کوئی بھی مسلمان پسند نہیں کرسکتا۔ انہوں نے کہا کہ آج کے اخبارات میں پی پی پی کے منشور کے جو حصے شائع ہوئے ہیں وہ جلتی آگ پر تیل ڈالنے کے مترادف ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ کسی اسلامی ملک کی بجائے غیر مسلم اور سیکولر ملک کی پارٹی کا منشور ہے۔ انہوں نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ بیگم زرداری صاحبہ نے ہر موقع پر اسلام دشمنی کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ گزشتہ دنوں قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے اندراج کی مخالفت میں بیگم صاحبہ سرفہرست تھیں اور آج جبکہ پوری قوم نظریہ اسلام پر وجود میں آنے والے ملک میں سیاسی جماعتوں کی جانب سے اچھے اور مثبت منشور کی منتظر ہے۔ اس موقع پر پی پی پی کی قیادت قوم کو جو منشور دے رہی ہے وہ ملت اسلامیہ کی دل آزاری' پاکستانی قوم سے مذاق اور شہدائے ختم نبوت سے غداری کے مترادف ہے۔ جس میں علماء اسلام کی توہین' شرعی عدالتیں ختم کرنا' آٹھویں ترمیم کو یکسر ختم کرنا' جداگانہ طرز انتخاب کا خاتمہ اور اقلیتوں' قادیانیوں کو بھرپور نمائندگی دینا سرفہرست ہیں۔ ان رہنماؤں نے واضح کیا کہ اگر سیاسی کشمکش کی آڑ میں آٹھویں ترمیم سے اسلامی دفعات' خصوصاً" قادیانیت کے متعلق صدارتی آرڈیننس کو ختم کرنے کی کسی بھی جماعت نے کوشش کی تو پھر مسلم قوم بھی انہیں معاف نہیں کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ پی پی پی کا حالیہ منشور تمام دینی جماعتوں کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اسلام دشمن طاقتیں اور قادیانی لابی اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کے لئے پی پی پی قیادت کو استعمال کررہے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے پی پی پی سے تعلق رکھنے والے دین دوست طبقہ سے اپیل کی ہے کہ خدارا وہ اپنی قیادت کو مثبت سیاست کرنے کا مشورہ دے کر اسلام دشمنی کے خطرناک کھیل سے باز رکھیں اور ہر آئے دن اسلام مخالف بیان بازی سے اہل اسلام کی دل آزاری کا سلسلہ بند کروائیں۔ ●●

موجودہ وزیر اعظم قادیانی نواز ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے اریہ محلہ راولپنڈی کی جامع مسجد بلال میں

حکمرانوں کو نہ پہلے قبول کیا ہے اور نہ ہی آئندہ کریں گے کیونکہ ہم سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے کارکن ہیں۔ ہم نے مرنا تو سیکھا ہے لیکن قادیانیوں اور قادیانی نواز کو کبھی برداشت نہیں کیا اور اور نہ ان سے کسی مسئلہ میں مصلحت پسندی سے کام لیا۔ جمعہ کے خطاب میں مولانا نے کہا کہ ایم ایم احمد نے موجودہ نگران وزیر اعظم کا نام پیش کیا اور یہ دونوں حضرات ایم ایم احمد قادیانی اور نگران وزیر اعظم معین قریشی ورلڈ بینک میں اکٹھے ملازم رہ چکے ہیں اور ان کی آپس میں دوستی ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ امریکی سفیر جان منجو بھی نگران وزیر اعظم کے سیاسی اور اقتصادی نظریات سے متفق ہیں۔ مولانا نے عوام الناس کو آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ اس کے بعد اور کیا ثبوت ہم پیش کریں کہ یہ نگران وزیر اعظم جہاں امریکی نواز ہے' وہاں قادیانیت نوازی کا بدنما داغ اس کے ماتھے پر سجا ہوا ہے۔ قائم مقام صدر کو فوری طور پر اس کا نوٹس لینا چاہئے۔●●

مولانا محمد علی صدیقی کا درس

گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے جامع رحمانیہ مری روڈ راولپنڈی میں عشاء کی نماز کے بعد درس دیا۔ مولانا نے اپنے درس میں مسئلہ ختم نبوت کے بارے میں عوام الناس کو آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت ایسا مسئلہ ہے جو دین میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر ختم نبوت سے انکار کردیا جائے تو اسلام کی پوری عمارت منہدم ہوجائے گی۔ مولانا صدیقی نے عوام الناس کو قادیانیت کی سازشوں سے آگاہ کیا۔ آخر میں جامع مسجد رحمانیہ کے خطیب قاری عبدالرحمان صاحب نے مولانا کو اپنے پورے تعاون کا یقین دلایا۔

عبدالعزیز خان کو صدمہ

لاہور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے فعال کارکن اور تحریک ختم نبوت کے پرجوش ورکر مجاہد ختم نبوت جناب عبدالعزیز خان کے جواں سال صاحبزادے فیصل عزیز خان انتقال کرگئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے رہنماؤں حاجی بلند اختر نظامی' حاجی منظور احمد' مولانا ظفر اللہ شفیق' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا عبداللطیف انور نے ایک مشترکہ اخباری بیان میں موصوف کی وفات پر تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ خداوند قدوس عزیز موصوف کی مغفرت فرمائیں۔ نیز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکن جناب عبدالعزیز خان کے اس غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ خان صاحب سمیت تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں اور اس کا نعم البدل عطا فرمائیں۔ ●●

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کا پندرہ روزہ دورہ بلوچستان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا بشیر احمد' صوبہ سندھ کے مبلغ مولانا جمال اللہ الحسینی اور مولانا حفیظ الرحمان' بلوچستان کے مبلغ مولانا نذیر احمد تونسوی' جامع مسجد قندہاری کے خطیب مولانا عبدالواحد اور شاعر ختم نبوت جناب سید امین گیلانی نے صوبہ بلوچستان کا تفصیلی دورہ کیا۔ کوئٹہ' ژوب' لورالائی' سبی' مستونگ' قلات اور خضدار میں مختلف اجتماعات اور ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب کرکے مسلمانوں کو اپنے مطالبات اور قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں سے مطلع کیا۔ اس سلسلہ میں مورخہ ۹ جولائی کو نماز جمعہ کے اجتماعات میں مولانا بشیر احمد نے جامع مسجد سٹری کوئٹہ میں خطبہ جمعہ دیا۔ مولانا نذیر احمد تونسوی نے جامع مسجد اقصیٰ کوئٹہ میں تقریر کی اور جناب گیلانی صاحب نے نظم پڑھی۔ مولانا جمال اللہ حسینی نے مدرسہ قاسم العلوم سبی میں جمعہ کے اجتماع میں تقریر کی۔ مولانا حفیظ الرحمان نے جامع مسجد چوگی سبی میں خطاب کیا۔ مورخہ ۱۰ جولائی بروز ہفتہ کو مبلغین مجلس ژوب کے دورے پر روانہ ہوئے۔ ژوب کے جماعتی احباب خصوصاً" حاجی غلام حیدر' حاجی محمد اکبر' جناب شمس العارفین' فدائے رحیم اور جامع مسجد مرکزی کے خطیب حضرت مولانا اللہ داد کاکڑ نے اس قافلے کا والہانہ استقبال کیا اور بھرپور محنت سے ژوب شہر میں ختم نبوت کانفرنسوں اور تربیتی کنونشنوں کا اہتمام کیا۔ جامع مسجد مکزئی' جامع مسجد خواجگان' جامع مسجد شمسان میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوئیں جبکہ مدرسہ تعلیم القرآن' مدرسہ شمس العلوم' مدرسہ سراج العلوم میں علماء اور طلباء کے لئے تربیتی کنونشن ہوئے۔ جن سے مولانا عبدالواحد' مولانا بشیر احمد' مولانا جمال اللہ حسینی' مولانا حفیظ الرحمان' مولانا نذیر احمد تونسوی اور جناب سید امین گیلانی نے خطاب کیا۔ مورخہ ۱۳ جولائی کو چار بجے شام دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ میں عظیم الشان علماء کنونشن ہوا جس میں کوئٹہ شہر کے علماء اور طلباء نے بھاری تعداد میں شرکت کی۔ اسی دن جامع مسجد طوبیٰ میں بعد از نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس ہوئی جس میں مولانا بشیر احمد' مولانا جمال اللہ' مولانا حفیظ الرحمان' مولانا عبدالواحد' مولانا انوار الحق' مولانا نذیر احمد تونسوی نے خطاب کیا اور جناب سید امین گیلانی نے انقلابی نظمیں پڑھیں۔ مورخہ ۱۸ جولائی کو تحفظ ختم نبوت کا یہ قافلہ لورالائی کے دورہ پر روانہ ہوا۔ لورالائی کے جماعتی احباب اور علماء نے والہانہ استقبال کیا۔ خصوصاً" حضرت مولانا آغا محمد صاحب' مولانا گل حبیب' مولانا ممتاز احمد' مولانا نیاز الرحمان' مولانا نیاز احمد' حاجی خواجہ محمد شفیع' حاجی محمد اشرف اور دیگر جماعتی احباب نے عوام کو مسئلہ ختم نبوت اور مرزائیت کے مکر و فریب سے مطلع کرنے کے لئے مختلف پروگرام ترتیب دیئے۔ جامعہ اسلامیہ اور جامع مسجد مرکزی میں ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد ہوا۔ جن سے مولانا عبدالواحد' مولانا بشیر احمد' مولانا جمال اللہ' مولانا حفیظ الرحمان' مولانا نذیر احمد تونسوی نے خطاب کیا اور جناب سید امین گیلانی نے نظمیں پڑھیں۔ مورخہ ۲۱ جولائی کو کوئٹہ کے محلہ فقیر آباد میں مولانا جمال اللہ حسینی اور مولانا نذیر احمد تونسوی نے خطاب کیا اور جناب گیلانی نے نظمیں پڑھیں۔ کوئٹہ کی مختلف مساجد میں مبلغین مجلس نے درس دیئے۔ مستونگ' قلات' خضدار کے لئے مولانا جمال اللہ حسینی اور مولانا نذیر احمد تونسوی نے سفر کرکے ختم نبوت کے زیر اہتمام مختلف اجتماعات سے خطاب کیا۔ اہل بلوچستان نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کی یقین دہانی کرائی۔ مذکورہ بالا پروگراموں میں مختلف اجتماعات میں درج ذیل قراردادیں بھی منظور کی گئیں۔

۱۔ قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے منظور شدہ کالم پر فوراً" عملدرآمد کراکے قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے۔

۲۔ آٹھویں ترمیم سے اسلامی دفعات خصوصاً" صدارتی آرڈیننس کو کسی صورت میں بھی ختم نہ کیا جائے۔

۳۔ قادیانیت سے متعلق سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے کا خیر مقدم کیا گیا اور جسٹس شفیع الرحمان کے اختلافی نوٹ کی مذمت کی گئی۔

۴۔ ڈش اینٹینا کے ذریعے قادیانیت کی تبلیغ پر پابندی کا مطالبہ کیا گیا۔

۵۔ پاکستان کی طرف سے بیرون ملک قادیانی سفیروں سمیت تمام کلیدی اسامیوں سے قادیانیوں کو برطرف کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

مولانا محمد عبداللہ انتقال فرماگئے

لاہور۔ مسجد شب بھر چوک شاہ عالمی کے بانی' امام مولانا محمد عبداللہ انتقال فرماگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ موصوف جرات مند عالم' نڈر خطیب' بے باک مقرر تھے۔ مسجد شب بھر ایک ہی رات میں تعمیر کرائی تھی۔ یہ وہی مسجد ہے جس کے متعلق علامہ اقبال نے کہا تھا۔

مسجد تو بنادی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پاپی ہے برسوں سے نمازی نہ بن سکا

مولانا مرحوم کشمیر جنت نظیر سے تعلق رکھتے تھے۔ وفات کے دن' دن کی ساری نمازیں ادا کیں۔ مغرب کی نماز کی تیاری میں مصروف تھے۔ وضو ختم کرنے والے تھے یعنی بایاں پاؤں دھو رہے تھے کہ وقت موعود آگیا۔ دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے

رہنماؤں حضرت مولانا خان محمد صاحب' مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا عبدالرحیم اشعر' مولانا عزیز الرحمان جالندھری' صاحبزادہ طارق محمود' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' حاجی بلند اختر نظامی نے ایک تعزیتی بیان میں مرحوم کے لئے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

●●

عالمی مجلس ننکانہ کی قرارداد مذمت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت حاجی عبدالحمید رحمانی سرپرست مجلس ہذا منعقد ہوا۔ اجلاس میں ایبٹ آباد میں قادیانیوں کی طرف سے کی جانے والی غنڈہ گردی کی پرزور الفاظ میں مذمت کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے محمد متین خالد صدر مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ نے اعلیٰ حکام پر زور دیا کہ ایبٹ آباد میں قادیانیوں کو لگام دی جائے اور ختم نبوت کے مجاہدوں کے ساتھ کی جانے والی غنڈہ گردی کا فوری ازالہ کیا جائے اور قاتلانہ حملہ کرنے والے قادیانی غنڈوں سجاد' رشید' ناصر احمد' اظہر رحیم' نذیر شاہ اور محبوب شاہ کے خلاف فوری مقدمہ درج کرکے کارروائی کی جائے۔ شوکت علی شاہد ناظم مجلس ہذا نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایبٹ آباد میں ختم نبوت کے مجاہدوں پر قادیانیوں کا حملہ ملک میں الیکشن کے پرامن انعقاد کو خراب کرنے کی ایک بہت بڑی سازش ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم پاکستان اور وزیر اعلیٰ سے مطالبہ کیا کہ اس سازش میں شریک قادیانی ملزمان کے خلاف فوری کارروائی کی جائے۔ آخر میں متفقہ طور پر قرارداد منظور کی گئی۔ جس میں اعلیٰ حکام سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانی غنڈوں کے خلاف فوری کارروائی کی جائے تاکہ قادیانی سازش کامیاب نہ ہوسکے اور ملک میں امن و امان کا مسئلہ پیدا نہ ہو۔

●●

ڈش انٹینا کے ذریعے قادیانی تبلیغ بند کی جائے

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وفاقی سیکریٹری داخلہ اور ہوم سیکریٹری پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کے تحت قادیانیت کی تبلیغ پر پابندی کے پیش نظر ہر جمعہ کے روز قادیانی عبادت گاہوں' گھروں وغیرہ پر ڈش انٹینا کے ذریعہ لندن سے مرزا طاہر کی تبلیغی تقریر سنانے والے قادیانی غیر مسلم ملزمان کو زیر دفعہ ۲۹۸۔سی تعزیرات پاکستان گرفتار کرکے جیل بھیجا جائے اور ۱۲ نئے ڈش انٹینے اور وی سی آر سرکاری قبضہ میں لئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں کسی بھی طریقہ سے قادیانیت کی تبلیغ و تشہیر پر پابندی ہے جس کے تحت قادیانی اپنی عبادت گاہوں میں لاؤڈ اسپیکر اور میگافون استعمال نہیں کرسکتے اور نہ ہی اپنی عبادت گاہوں کے باہر عبادت کرسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کی مساجد کی طرح قادیانی اپنی عبادت گاہوں کی شکل مینار محراب نہیں بنا سکتے اور نہ ہی مسلمانوں کا کلمہ طیبہ یا آیات قرآنی لکھ کر مسلمانوں کو دھوکا دے سکتے ہیں۔ مولوی فقیر محمد نے حکومت کی قادیانیت نوازی کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسلام اور ملک دشمن قادیانی غیر مسلموں کی لاقانونیت کے خاتمہ کے لئے سخت کارروائی کی جائے۔

سپریم کورٹ کے فیصلے پر عالمی مجلس کے رہنما مولانا نورالحق نور کا اظہار مسرت

پشاور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پریس ریلیز کے مطابق مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن الحاج مولانا نورالحق نور نے جامع مسجد توحید میں ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کے سلسلہ میں سپریم کورٹ کے فیصلہ نے عالم اسلام کی اس سو سالہ جدوجہد پر مہر تصدیق ثبت کردی کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے جملہ پیروکار اہل اسلام کے متفقہ فتویٰ کے مطابق دائرہ اسلام سے خارج مرتد و زندیق ہیں اور بھٹو مرحوم کے دور اقتدار میں ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو آئین میں کی گئی ترمیم جس کے ذریعہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا درست اور صحیح ہے اسی طرح صدر ضیاء الحق مرحوم کا امتناع قادیانیت آرڈیننس جس کے ذریعہ مرزائی غیر مسلموں کو اسلامی شعائر استعمال کرنے اور مرزائیت کی ارتدادی کفریہ سرگرمیوں پر قانون سازی کے ذریعہ سزا تجویز کی گئی تھی۔ اسلامی تعلیمات اور آئین پاکستان کے مطابق درست اور صحیح ہے۔ سپریم کورٹ کے اس فیصلہ نے ماتحت عدالتوں ہائی کورٹس کے ان فیصلوں جس کے ذریعہ مرزائیوں کو اسلامی شعائر استعمال کرنے پر قانون کے مطابق سزائیں دی تھیں سپریم کورٹ نے قانونی تحفظ دے کر اہل اسلام کے عموماً" اور مسلمانان پاکستان کے خصوصاً" دل جیت لئے ہیں۔ یہ فیصلہ شمع رسالت کے پروانوں کی عظیم فتح اور مرزائیت کے تابوت میں آخری کیل اور مرزائیت پر ایک ضرب کاری ہے جس پر آج پوری ملت اسلامیہ اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہے اور سپریم کورٹ کے معزز جج ارکان کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خراج تحسین پیش کرتی ہے۔ مولانا نے مرزائیوں کے کفریہ عقائد اور ان کی غیر قانونی سرگرمیوں پر تفصیلی روشنی ڈالی اور انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کی غیر قانونی اور ارتدادی سرگرمیوں کا فوری طور پر نوٹس لیتے ہوئے قانون کی بالادستی قائم کرے۔

●●

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو آدمی نرمی کی صفت سے محروم کیا گیا وہ سارے خیر سے محروم کیا گیا۔

(مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو ایسے شخص کی خبر نہ دوں جو دوزخ کے لئے حرام ہے اور دوزخ کی آگ اس پر حرام ہے۔ سنو سنو میں بتاؤں کہ دوزخ کی آگ حرام ہے ہر ایسے شخص پر جو مزاج کا تیز نہ ہو' نرم ہو' لوگوں سے قریب ہونے والا ہو' نرم خو ہو۔

(ترمذی)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جب کسی آدمی نے اپنے کسی بھائی سے آنے کا وعدہ کیا اور اس کی نیت بھی تھی کہ وہ وعدہ پورا کرے گا لیکن (کسی وجہ سے) وہ مقررہ وقت پر آیا نہیں تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔

(ترمذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو وحی بھیجی ہے کہ تم تواضع یعنی فروتنی اختیار کرو کوئی ایک دوسرے پر فخر نہ کرے اور کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے۔

(مشکوٰۃ)

مفت مشورہ برائے خدمت خلق | دبلا پن | قد بڑھایئے

مخصوص امراض | پچکے گال | گنجا پن

مفت مشورہ کیلئے جوابی لفافہ یا اسکی قیمت ارسال کریں۔ فون دکان 680840 فون رہائش 680795

پتہ: حکیم بشیر احمد بشیر رجسٹرڈ کلاس اے گورنمنٹ آف پاکستان محلہ غلام محمد آباد چاندنی چوک فیصل آباد پوسٹ کوڈ 38900

دین اسلام کا مزاج اور اس کی نمایاں خصوصیت

از: مفکرِ اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہٗ

قرآن کریم دعوت و تبلیغ اور جہد و جہاد کے میدان میں کام کرنے والوں کو یہ تعلیم دیتا اور یہ آداب سکھاتا ہے

"اے لوگو! تم سے پہلی امتیں اس لئے ہلاک ہوئیں کہ جب ان میں کوئی، با وجاہت شخص اور خاندانی آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے، اور کوئی کمزور اور معمولی آدمی چوری کرتا، تو اس پر حد نافذ کرتے، قسم ہے خدائے پاک کی، اگر محمدؐ کی بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرے گی تو میں اس کا ہاتھ کاٹنے سے دریغ نہ کروں گا۔

(صحیح مسلم، کتاب الحدود باب حد السرقہ ونصابہا)

یہی وہ غیرت ہے جو انبیاء کرامؑ کے اصحابؓ و تابعین میں منتقل ہوئی، انہوں نے بھی کامیابی و ناکامی اور سود و زیاں سے آنکھیں بند کر کے قرآنی تعلیمات شرعی احکام، اور اسلام کے اصول و ضوابط کی حفاظت کی تاریخ میں اس کی شاندار مثال فاروق اعظمؓ کا وہ واقعہ ہے جو جبلہ ابن ایہم غسانی کے ساتھ (جو شاہان آل جفنہ کے سلسلہ کی اہم کڑی تھا) پیش آیا۔ وہ قبیلہ عک و غسان کے پانچ سو افراد کے ساتھ مدینہ منورہ آیا جب وہ مدینہ میں داخل ہوئے تو کوئی دوشیزہ اور پردہ نشین عورت ایسی نہ تھی، جو اس کو اور اس کے زرق برق لباس کو دیکھنے کے لئے نہ نکل آئی ہو۔ اور جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج کیلئے تشریف لے گئے، تو جبلہ بھی ساتھ تھا، وہ بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا کہ بنی فزارہ کے ایک شخص کا پاؤں اس کے لٹکے ہوئے تہبند کی کور پر پڑ گیا اور کھل گیا۔ جبلہ نے ہاتھ اٹھایا اور فزاری کی ناک پر زور کا تھپڑ مارا۔ فزاری نے حضرت عمرؓ کے یہاں نالش کی۔ امیر المؤمنینؓ نے جبلہ کو بلا بھیجا، وہ جب آیا تو اس سے پوچھا کہ تم نے یہ کیا کیا؟ اس نے کہا، ہاں امیر المؤمنین، اس نے میرا تہبند کھولنا چاہا تھا۔ اگر کعبہ کا احترام مانع نہ ہوتا تو میں اس کی پیشانی پر تلوار کا وار کرتا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم نے اقرار کر لیا اب یا تو تم اس شخص کو راضی کر لو، ورنہ میں قصاص لوں گا۔ جبلہ نے کہا کہ آپ میرے ساتھ کیا کریں گے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے کہوں گا کہ تمہاری ناک پر ویسے ہی ضرب لگائے جیسی تم نے اس کی ناک پر لگائی۔ جبلہ نے حیرت و استعجاب سے کہا کہ امیر المؤمنین! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ وہ ایک عام آدمی ہے، اور میں اپنے علاقہ اور قوم کا تاجدار ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسلام نے تم کو اور اس کو برابر کر دیا، اب سوائے تقویٰ اور عافیت کے کسی اور چیز کی بنیاد پر تم اس سے افضل نہیں ہو سکتے جبلہ نے کہا کہ میرا خیال تھا کہ میں اسلام قبول کر کے جاہلیت کے مقابلہ میں زیادہ با عزت و با اعتبار ہو جاؤں گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یہ باتیں چھوڑ دیا تو اس شخص کو راضی کر دو، ورنہ قصاص کیلئے تیار ہو جاؤ۔

جبلہ نے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یہ تیور دیکھے تو یہ عرض کیا کہ مجھے آج رات غور کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ حضرت عمرؓ نے اس کی درخواست منظور کی، رات کے سناٹے اور لوگوں کی لاعلمی میں جبلہ اپنے گھوڑوں اور اونٹوں کو لے کر شام کی طرف روانہ ہو گیا۔ صبح مکہ میں اس کا پتہ و نشان نہ تھا، ایک زمانہ کے بعد جب جثامہ بن مساحق کنانی سے جو اس کے دربار میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ نے اسکے شاہانہ کروفر کے حالات سنے تو صرف یہ فرمایا کہ وہ محروم رہا، آخرت کے بدلہ میں دنیا خرید لی اس کی تجارت کھوٹی رہی۔

(فتوح البلدان بلاذری باختصار ص ۱۴۲ و تاریخ ابن خلدون جلد ۲ صفحہ ۲۸۱)

اس کا مطلب یہ نہیں کہ انبیائے کرام دعوت

و تبلیغ کے سلسلہ میں حکمت سے کام نہیں لیتے، اور لوگوں کے فہم و فراست اور ادراک کے مطابق بات نہیں کرتے۔ حاشا و کلا یہ تو قرآنی نصوص اور سیرت طیبہ کے بیسیوں واقعات کے منافی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لھم۔ (سورۃ ابراہیم ۴)

ترجمہ:۔ اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر وہ اپنی قوم کی زبان بولتا تھا۔ تاکہ انہیں (احکام خدا) کھول کھول کر بتادے۔"

زبان کا مفہوم یہاں چند جملوں اور الفاظ میں محفوظ محدود نہیں۔ وہ اسلوب طرز زبان، طرز کلام اور طریق تفہیم سب پر حاوی ہے۔ اس کا دلکش نمونہ حضرت یوسفؑ کی جیل میں اپنے دونوں ساتھیوں سے پند و موعظت حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰؑ کے اپنی اپنی قوم اور اپنے اپنے دور کے بادشاہوں سے مکالمے میں نظر آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبیؐ اور آپؐ کے توسط سے قرآن کے ہر قاری اور اسلام کے ہر داعی و مبلغ کو یہ ہدایت فرمائی ہے:۔

ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن۔ (سورۃ النحل ۱۲۵)

ترجمہ:۔ اے پیغمبر! لوگوں کو دانش اور نیک نصیحت سے اپنے پروردگار کے رستے کی طرف بلاؤ، اور بہت اچھے طریق سے ان سے مناظرہ کرو۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ کو جب دعوت و تبلیغ کی مہم پر روانہ فرماتے تو نرمی، شفقت، سہولت و آسانی پیدا کرنے اور بشارت دینے کی وصیت فرماتے۔

آپؐ نے حضرت معاذ بن جبلؓ اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو یمن بھیجتے ہوئے وصیت فرمائی۔

یسرا ولا تعسرا، بشرا ولا تنفرا۔

ترجمہ:۔ آسانی پیدا کرنا، سختی نہ کرنا، خوشخبری دینا متوحش نہ بنانا۔"

اور خود اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک۔ (آل عمران ۱۵۹)

ترجمہ:۔ اے محمدؐ! خدا کی مہربانی سے تمہاری افتاد مزاج ان لوگوں کے لئے نرم واقع ہوئی ہے۔ اور اگر تم بدخو اور سخت دل ہوتے تو یہ تمہارے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے بالعموم فرمایا:۔

انما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین

ترجمہ:۔ تمہیں آسانی پیدا کرنے کے لئے اٹھایا گیا ہے، دشواری پیدا کرنے کے لئے نہیں اٹھایا گیا ہے۔

(بخاری ج ۱ ص ۲۵ اور ص ۳)

انبیائے سابقین کی بھی یہی امتیازی شان رہی ہے۔ متعدد انبیاءؑ کے ناموں کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے آخر میں فرمایا گیا:۔

اولئک الذین اتینھم الکتب والحکم والنبوۃ۔ (الانعام ۸۹)

ترجمہ:۔ یہ وہ لوگ تھے جن کو ہم نے کتاب اور فیصلہ کن رائے قائم کرنے کی صلاحیت اور نبوت عطا فرمائی تھی۔

لیکن اس آسانی تدریج اور تیسیر کا تعلق تعلیم و تربیت اور جزوی مسائل سے تھا، جن کا عقائد اور دین کے بنیادی اصول سے کوئی تعلق نہیں تھا جن باتوں کا تعلق عقائد اور حدود اللہ سے ہے۔ ان میں ہر دور کے انبیائے کرامؑ فولاد سے زیادہ اور پہاڑ سے زیادہ مضبوط ہوتے تھے۔

(۴) نبوت کی امتیازی خصوصیات اور

انبیائے کرامؑ کی دعوت کے خط و خال میں ایک نمایاں پہلو یہ بھی ہے کہ ان کا اصل زور آخرت کی زندگی اور اس کی کامیابی اور سعادت کے حصول پر ہوتا ہے۔ وہ اس کا اس کثرت سے تذکرہ کرتے ہیں اور اس کا اس درجہ اہتمام و فکر کہ وہ ان کی دعوت کا مرکزی نقطہ اور محور بن جاتی ہے، صاف ذہن سے ساتھ ان کے واقعات اور اقوال کا مطالعہ کرنے والا صاف محسوس کرتا ہے کہ آخرت ان کا نصب العین ہے، اور ان کے لئے ایک مرئی اور بدیہی حقیقت ہے۔ یہ بات ان کی فطرت ثانیہ بن جاتی ہے۔ اور اس کا یقین ان کے احساسات اور فکر و دماغ پر چھایا ہوا نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مؤمن و مطیع بندوں کے لئے آخرت میں جو نعمتیں مقدر کر رکھی ہیں اور کافروں اور نافرمانوں کے لئے وہاں جو عذاب مقرر فرمایا ہے۔ اس کا ہمہ وقت خیال ہی وہ حقیقی محرک ہے۔ جو ان کو عقیدہ کی تصحیح، زندگی کی اصلاح اور رشتہ عبودیت کی استواری کی دعوت پر ابھارتا ہے، وہ ان کو بے چین رکھتا ہے اور ان کی راتوں کی نیند اور دن کا اطمینان اس طرح اڑا دیتا ہے کہ ان کو کسی پہلو قرار نہیں آتا۔

سیرت کا ہر ذہین مطالعہ کرنے والا یہ بھی محسوس کرتا ہے کہ انبیاءؑ کی ایمان بالآخرت کی دعوت اور اس کی اہمیت کی تبلیغ و تشہیر صرف اخلاقی یا اصلاحی ضرورت کے تحت نہیں تھی جس کے بغیر کوئی صالح معاشرہ وجود میں نہیں آسکتا نہ پاکیزہ تمدن کی بنیاد پڑ سکتی ہے۔ یہ خیال اپنی جگہ پر صحیح ہے، اور ایک تاریخی واقعہ جس کی پوری انسانی تاریخ شہادت دیتی ہے۔ لیکن انبیاءؑ کا طریق کار اور ان کی سیرت۔ اسی طرح ان کے نائبین کا طریق کار اس سے مختلف ہے۔ ان دونوں گروہوں کے درمیان ایک فرق یہ بھی ہے کہ انبیاءؑ کے طریق دعوت و تبلیغ میں یہ ایمان،

وجدانی کیفیت اور قلبی جذبہ اور دردمندی کے ساتھ اور دوسرے طریقہ میں وہ ضابطہ اور ضرورت کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اخلاق و معاشرتی ضرورت کی حد تک ہی اس کی تلقین کی جاتی ہے اور دونوں میں جو فرق ہے وہ کسی دلیل کا محتاج نہیں۔

(۵) پانچواں امر یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ خدائے تعالیٰ ہی حاکم حقیقی اور فرمانروائے مطلق ہے اور شریعت سازی صرف اسی کا حق ہے۔ اس کا ارشاد ہے:-

ان الحکم الا للّٰہ (سورۂ یوسف ۴۰)

ترجمہ:- خدا کے سوا کسی کی حکومت نہیں ہے۔

ام لھم شرکوٴا شرعوا لھم من الدین مالم یاذن بہ اللّٰہ۔ (سورۂ شوریٰ ۲۱)

ترجمہ:- کیا ان کے وہ شریک ہیں جنہوں نے ان کے لئے ایسا دین مقرر کیا ہے جس کا خدا نے حکم نہیں دیا۔

لیکن درحقیقت خالق و مخلوق اور عبد و معبود کا تعلق، حاکم و محکوم، آمر و مامور، اور ایک بادشاہ اور رعیت کے تعلق سے کہیں زیادہ وسیع، کہیں زیادہ عمیق، کہیں زیادہ لطیف اور کہیں زیادہ نازک ہے قرآن مجید نے اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کو جس تفصیل کے ساتھ اور جیسے دلاویز طریقہ پر بیان کیا ہے۔ (بطور مثال سورۂ حشر کی آخری آیات ھو اللّٰہ الذی لا الٰہ الا ھو سے وھو العزیز الحکیم تک پڑھئے)، اس کا مقصد قطعاً یہ نہیں معلوم ہوتا کہ بندہ سے صرف اتنا مطلوب ہے کہ وہ اس کو اپنا حاکم اعلیٰ اور آمر مطلق سمجھ لے، اور اس کے اقتدار اعلیٰ میں کسی کو شریک نہ کرے۔ بلکہ ان اسماء و صفات اور ان افعال الٰہی کے ذکر کا جن سے قرآن شریف بھرا ہوا ہے اور ان آیات کا جن میں خدائے تعالیٰ سے محبت (مثلاً: والذین اٰمنوا اشد حبا للّٰہ۔ اور وہ آیات ملاحظہ ہوں جن میں ذکر اللہ کی ترغیب و تاکید ہے اور انبیاء علیہم السلام کی محبت الٰہی، شوق اور تڑپ اور عزیز ترین چیزوں کی قربانی کا ذکر ہے) وتعلق اور بکثرت، ہمیشہ اس کے ذکر کی ترغیب آئی ہے صاف تقاضا یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے دل و جان سے محبت کی جائے اور اس کی طلب و رضا میں جان کھپادی جائے اس کی حمد و ثناء کے گیت گائے جائیں، اٹھتے بیٹھتے اس کے نام کا وظیفہ پڑھا جائے، اسی کی دھن ہر وقت دل و دماغ میں سمائی رہے، اسی کے خوف سے انسان ہر وقت لرزاں اور ترساں رہے، اسی کے سامنے دست طلب ہر وقت پھیلا رہے اسی کے جمال جہاں آراء پر ہر وقت نگاہیں جمی رہیں، اسی کی راہ میں سب کچھ لٹا دینے حتیٰ کہ سر کٹادینے کا جذبہ بیدار رہے۔

(۶) دین کے مزاج اور اس کی نمایاں خصوصیات کی اس بحث کے سلسلے میں اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ انبیاء علیہم السلام جن کے سرگروہ خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے، ان کا مخلوق سے اور قوموں سے جن کی طرف وہ بھیجے جاتے ہیں، چٹھی رساں (پوسٹمین) اور ڈاکیہ جیسا تعلق نہیں ہوتا، جس کی ذمہ داری صرف یہ ہے کہ وہ خطوط اور ڈاک مرسل الیہم تک پہنچادے پھر اسے ان لوگوں سے کوئی سروکار نہیں اور ان لوگوں کو اس درمیانی واسطہ اور قاصد سے کوئی مطلب نہیں، وہ اپنے کاموں اور اختیارات میں بالکل آزاد ہیں اور ان کی انفرادی و عائلی زندگی سے کوئی دلچسپی نہیں یہ وہ غلط، بے بنیاد اور ادھورا تصور ہے، جو ان حلقوں میں رائج تھا۔ جو نبوت اور انبیاءؑ کے بلند مقام سے ناواقف تھے اور ہمارے اس دور میں ان حلقوں میں پھیلا ہوا ہے۔ جو مقام سنت سے ناواقف اور حدیث اور اس کی حجیت کے منکر ہیں۔ اور جن پر مذہب سے مسیحی تصورات کا اثر اور مغربی طرز فکر کا غلبہ ہے۔

اس کے برخلاف حقیقت یہ ہے کہ انبیاء کرام پوری انسانیت کے لئے اسوۂ کامل، اعلیٰ قابل تقلید نمونہ اور اخلاق، ذوق و رجحان رد و قبول اور وصل و فصل کے بارے میں سب سے مکمل اور آخری معیار ہوتے ہیں، وہ مورد عنایات الٰہی اور مرکز الطاف و تجلیات ہوتے ہیں، ان کے اخلاق و عادات اور ان کی زندگی کا طور و طریق سب خدا کی نظر میں محبوب ہیں زندگی کے طریقوں میں ان کا طریق حیات انسانوں اور جماعتوں کے اخلاق میں ان کے اخلاق اور لوگوں کی گوناگوں عادتوں میں ان کی عادتیں اللہ کے نزدیک پسندیدہ بن جاتی ہیں۔ انبیاء جس راستہ کو اختیار کرتے ہیں وہ راستہ خدا کے یہاں محبوب بن جاتا ہے اور اس کو دوسرے راستوں پر ترجیح حاصل ہوتی ہے، صرف اس وجہ سے کہ انبیاءؑ کے قدم اس راستہ پر پڑے ہیں، انکی تمام پسندیدہ چیزوں اور شعائر اور ان سے نسبت رکھنے والی اشیاء اور اعمال سے اللہ کی محبت اور پسندیدگی متعلق ہوجاتی ہے، ان کا اختیار کرنا اور ان کے اخلاق کی جھلک پیدا کرنا، اللہ کی محبت اور رضا سے سرفراز ہونے کا قریب ترین اور سہل ترین راستہ ہوجاتا ہے، اس لئے کہ دوست کا دوست، دوست اور دشمن کا دوست دشمن سمجھا جاتا ہے، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے کہلایا گیا:-

قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ ویغفر لکم ذنوبکم واللّٰہ غفور رحیم ○ (آل عمران-۳۱)

ترجمہ:- اے پیغمبر (لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا بھی تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کردے گا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

اس کے برعکس جو ظلم پر کمر باندھے ہوئے اور کفر کی راہ اختیار کئے ہوئے ہیں ان کی طرف دل کا میلان، ان کے طریق حیات کی ترجیح اور ان سے صوری و معنوی مشابہت، اللہ کی غیرت کو حرکت میں لانے والی اور اللہ سے بندے کو دور کرنے والی بتائی گئی ہے۔

باقی آئندہ

KHATIME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد

۱۲ ویں سالانہ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس مسلم کالونی صدیق آباد ربوہ

ضلع جھنگ مورخہ ۲۱، ۲۲ اکتوبر ۱۹۹۳ء

بروز جمعرات، جمعہ شب و روز منعقد ہو رہی ہے انشاء اللہ العزیز

ملک بھر کے جماعتی رفقاء سے اپیل ہے کہ وہ کانفرنس کو مثالی اور کامیاب بنانے کے لئے اپنی تجاویز سے مطلع فرمائیں اور کوشش کریں کہ اس کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ رفقاء کو لائیں تاکہ حق و صداقت کی آواز سے وہ بہرہ ور ہو سکیں کانفرنس اتحاد امت کا مظہر ہوگی اسے کامیاب بنانا ہم سب کا ملی فریضہ ہے حق تعالیٰ شانہ اس کانفرنس کو ہر قسم کے شر و فتنہ سے محفوظ فرمائیں اور اسے منکرین ختم نبوت کی ہدایت کا وسیلہ بنائیں آمین

بحرمتہ النبی الامی الکریم

معلومات و رابطہ کیلئے:

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری

مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ صدر دفتر حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون: ۴۰۹۷۸